سرکاری رپورٹ چوتھا اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی
کی کارروائی

منعقدہ ۲۰ جنوری ۱۹۹۴ء

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر
۱-	آغاز کارروائی تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۲
۲-	وقفہ سوالات	۲
	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	
۳-	رخصت کی درخواستیں	۲۸
۴-	تحریک التواء منجانب مولانا محمد عطاءاللہ (مسترد کردی گئی)	۲۹
۵-	تحریک التواء نمبر ۱۰ منجانب محمد صادق عمرانی (خلاف ضابطہ قرار دی گئی)	۳۱
۶-	تحریک التواء نمبر ۱۱ منجانب مولانا محمد عطاءاللہ (زور نہیں دیا	۳۶
۷-	قرارداد نمبر ۳ منجانب مولانا عبدالباری (قرارداد ترمیم کے ساتھ منظور کی گئی)	۳۸
۸-	تحریک منجانب مولانا عبدالواسع (مونوگرام کے سلسلہ میں)	۴۲

جلد شمارہ

بلوچستان صوبائی اسمبلی

۱۔ جناب اسپیکر ---------- عبدالوحید بلوچ
۲۔ جناب ڈپٹی اسپیکر ---------- ارجن داس بگٹی

افسران صوبائی اسمبلی

۱۔ سیکریٹری اسمبلی ---------- مسٹر اختر حسین خان
۲۔ جوائنٹ سیکریٹری ---------- محمد افضل

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا چوتھا اجلاس

مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۹۴ء ۷ شعبان المعظم ۱۴۱۴ھ (بروز پنجشنبہ)

زیر صدارت جناب عبدالوحید بلوچ ۔ اسپیکر

بوقت گیارہ بج کر پندرہ منٹ صبح ۔ صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالمتین اخوندزادہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٓمّٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ
وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ
اِلَيْكَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝

ترجمہ - یہ الف' لام' میم ہے' یہ کتاب الہٰی ہے' اس کے کتاب الہٰی ہونے میں کوئی شک نہیں' ہدایت ہے خدا سے ڈرنے والوں کے لئے! ان لوگوں کے لئے جو غیب میں رہتے ایمان لائے' نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو بخشا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ وما علینا الا البلاغ

وقفہ سوالات

جناب اسپیکر - اجلاس کی کارروائی شروع کی جاتی ہے سوال نمبر ۳۰ مولانا عبدالباری صاحب دریافت فرمائیں سوال کا جواب اگر طویل ہے تو پڑھا ہوا تصور کیا جائے اگر مختصر ہو تو پڑھا جائے۔

X ۳۰ **مولانا عبدالباری** - کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ کیا سال ۹۴-۱۹۹۳ء کی منصوبہ بندی و ترقیات میں اراکین اسمبلی (ایم پی اے) کی تجاویز کو شامل کیا گیا ہے اگر نہیں تو وجہ بتلائی جائے۔

جام محمد یوسف (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات) - سالانہ ترقیاتی پروگرام ۹۴-۱۹۹۳ء ممکنہ حد تک اراکین اسمبلی کی تجاویز کے مطابق تیار کیا گیا تھا۔ اس پروگرام میں کل (۶۳۰) اسکیمات شامل ہیں جن مین سے (۳۵۲) جاری اور (۲۷۸) نئی ہیں ان نئی اسکیمات میں (۱۸۸) اسکیمیں سماجی ترقیاتی پروگرام (سیپ) کی ہیں جو کہ پینے کے پانی، تعلیم، صحت کے متعلق ہیں یہ وہ اسکیمیں ہیں جو کہ ۹۳-۱۹۹۲ء کے پروگرام میں شامل تھیں اور جو کہ ایم پی اے حضرات کی تجویز کردہ تھیں۔ لیکن سال کے آخر تک کام شروع نہ ہونے کی وجہ سے نظرثانی شدہ پروگرام ۹۳-۱۹۹۲ء سے نکال دی گئیں اور انہیں ۹۴-۱۹۹۳ء کے پروگرام میں نئی اسکیم کے طور پر شامل کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ۲۴ اسکیمیں جاری نوعیت کی نئی اسکیمیں ہیں اس طرح پورے پروگرام کی منظوری پہلے کابینہ نے پوری طرح چھان بین کے بعد دی تھی۔ اس کے علاوہ پروگرام کو صوبائی اسمبلی کے بجٹ اجلاس میں پیش کی گیا تھا اور تمام ممبران کے غور و غوص کے بعد منظور کیا گیا تھا۔

مولانا عبدالباری - جناب اسپیکر اس کے جواب میں لکھا ہے۔ "اس پروگرام میں کل چھ سو تیس اسکیمات شامل ہیں" جام صاحب سے یہ گزارش ہے کہ انیس سو بیانوے ترانوے کی اے ڈی پی میں کچھ اسکیمات منظور کی گئی تھیں مثلاً واٹر سپلائی اسکیم حرم زئی کے لیے آٹھ لاکھ روپے رکھے تھے۔ اور کاکازئی واٹر سپلائی اسکیم کے لیے چھ لاکھ روپے رکھے تھے اے ڈی پی کی کاپی میرے پاس ہے ریوائیزڈ اے ڈی پی revised A D P سے وہ اسکیم نکالدی تھی جام صاحب کے علم میں یہ لانا چاہتا ہوں کہ انیس سو بیانوے ترانوے میں ایک شنگل روڈ کے لیے اٹھائیس لاکھ روپے تھے ٹینڈر ہو چکا تھا ٹھیکیدار نے کام بھی مکمل کیا لیکن گورنمنٹ نے آرڈر کیا کہ اسکیم کینسل ہے۔ اب مزدور ٹھیکیدار کے پیچھے ہیں ٹھیکیدار غائب ہے کراچی میں ہے یا لاہور میں چکر لگا رہا ہے تیسری بات یہ ہے کہ بیانوے ترانوے میں پشین کے لیے آٹھ لاکھ ترانوے ہزار تھے آدھا پیسہ بھی آگیا ٹینڈر بھی ہو چکا ہے لیکن گورنمنٹ نے پی اینڈ ڈی نے آرڈر کر کے اسکیم کینسل کر دی ہے اس کی تفصیل شاید جام صاحب کو معلوم نہ ہو اگر انہیں معلوم ہے تو کیا مجھے اس کا جواب دے سکتے ہیں؟-

جام محمد یوسف (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات) - تھینک یو مسٹر اسپیکر۔

List of schemes has been Distributed among the members.

جیسا مولانا عبدالباری صاحب محترم نے فرمایا اگر ان کی کوئی پرٹیکولر particular اسکیم کے بارے میں سوالات ہیں تو میں تحقیقات کروں گا۔ ورنہ مجموعی طور پر اس کے بارے میں جیسے محترم مولانا عبدالباری صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ انیس سو بیانوے اور ترانوے کی اسکیمات تھیں ان کو کیوں ڈراپ آوٹ کیا گیا لیکن مجموعی طور پر یہ سابقہ ممبران اسمبلی کی پاس شدہ تھیں ان میں سے جو مالی سال کے آخر تک نہ چل سکی تھیں ان کو نئی اسکیم میں رکھا گیا انیس سو ترانوے چورانوے کے اندر رکھا گیا وہ سابقہ پراونشل اسمبلی ممبران پاس کر چکے تھے اور اس کے تحت شامل تھیں۔ اگر کسی تیاری یا کسی خاص وجہ سے انہیں ڈراپ اوٹ کیا گیا۔ اس سلسلہ میں وہ میرے چیمبر میں مجھ سے ملیں تاکہ آپ کو پتہ چلے کہ کچھ اسکیمز اور پراجیکٹ کو کیوں ڈراپ آوٹ کیا گیا ہے۔

مولانا عبدالباری - شکریہ۔

جناب اسپیکر - اگلا سوال۔ مولانا عبدالباری۔

X ۱۰۔ مولانا عبدالباری - کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ مالی سال ۹۱-۱۹۹۰ء کے دوران کویت فنڈز سے کن کن گاؤں کو بجلی فراہم کی گئی تفصیل دی جائے۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات - سال ۹۱-۱۹۹۰ء کے دوران کویت فنڈ کے تحت کسی دیہات کو بجلی فراہم نہیں کی گئی البتہ کویت فنڈ منصوبہ کے بچت شدہ سامان سے بجلی فراہم کرنے کے لیے ایم۔ پی۔ اے حضرات سے دیہاتوں کے نام کی سفارش مانگی گئی تھی۔ ان سفارشات کے تحت واپڈا کے مطابق ۹۲-۱۹۹۱ء میں ۳۲ دیہاتوں کو بجلی فراہم کی گئی جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام دیہات	ضلع	تجویز کنندہ
۱۔	فال واری	پشین	سرور خان کاکڑ
۲۔	ناگوری	جھل مگسی	ذوالفقار علی مگسی
۳۔	گولائی	پشین	مولانا عبدالباری
۴۔	زیارت	پشین	عبدالقہار خان ودان
۵۔	ناخاص	زیارت	نیاز محمد دوتانی
۶۔	وارث جمالی	جعفر آباد	تاج محمد جمالی
۷۔	گوٹھ غلام قادر مینگل	جعفر آباد	کچکول علی
۸۔	مولا بخش لاشاری	جعفر آباد	تاج محمد جمالی
۹۔	کاتاس آباد	جعفر آباد	جان محمد جمالی
۱۰۔	فقیر محمد کھوسو	نصیر آباد	سینیٹر سہراب خان کھوسہ
۱۱۔	لقمان	پشین	عبدالحمید خان اچکزئی
۱۲۔	امان اللہ خان	نصیر آباد	فتح علی عمرانی
۱۳۔	محمد لعل	کوئٹہ	ملک سکندر
۱۴۔	مٹ سیناری I	قلات	اسرار اللہ زہری
۱۵۔	مٹ سیناری II	قلات	عبدالمجید بزنجو
۱۶۔	مٹ سیناری III	قلات	جانسن اشرف
۱۷۔	سردار سرفراز	قلات	عبدالکریم نوشیروانی
۱۸۔	مولوی عبداللہ	قلات	مولوی عبدالغفور حیدری
۱۹۔	کاریز جلال شاہ	خضدار	سردار ثناء اللہ زہری
۲۰۔	خان محمد	قلات	نواب اسلم رئیسانی
۲۱۔	موسیٰ خان گولہ	بولان	عاصم علی کرد
۲۲۔	گوٹھ غوث	سبی	کرم خان خجک

۲۳-	پیروبچہ	جھل مگسی	چاکر خان ڈومکی
۲۴-	شیخان درنالی	خضدار	اسلم بزنجو
۲۵-	غلام حیدر رنجلانی	نصیر آباد	ارجن داس بگٹی
۲۶-	عبدالرحیم جان	لورالائی	مولوی امیر زمان
۲۷-	نیودیالہ	لورالائی	سعید احمد ہاشمی
۲۸-	وڈیرہ میر حسن بخش	بارکھان	باز محمد کھیتران
۲۹-	لونی آباد	لورالائی	سردار طاہر خان لونی
۳۰-	جان محمد	قلعہ سیف اللہ	مولوی عصمت اللہ
۳۱-	جہانگیر	قلعہ سیف اللہ	مولوی عصمت اللہ
۳۲-	گلو	قلعہ سیف اللہ	مولوی عصمت اللہ

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ۔ جناب اسپیکر ۔ اگر کوئی ایسا خاص ویلیج village جسے وہ آئیڈینٹیفائی Identify کریں تو میں تیار ہوں۔

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر) ۔ میرا ایک ضمنی سوال ہے جو میں پوچھنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ اس میں مولانا عصمت اللہ کے تین گاؤں ہیں جب کہ میرا ایک بھی نہیں ہے۔

مولانا عبدالباری ۔ میں حزب اختلاف کی طرف سے حزب اقتدار کو جواب دیتا ہوں کیونکہ اس وقت حزب اقتدار کمزور تھے اس وقت انہوں نے سوال کیوں نہیں کیا تھا۔ میرے خیال میں جعفر خان صاحب کچھ عرصہ پی اینڈ ڈی کے وزیر بھی رہے ہیں۔

جناب اسپیکر ۔ اگلا سوال نواب عبدالرحیم شاہوانی کا ہے۔ (ارجن داس بگٹی معزز رکن نے دریافت کیا)

X ۷۴ **نواب عبدالرحیم خان شاہوانی** ۔ (مسٹر ارجن داس بگٹی نے دریافت کیا) کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ وفاقی حکومت کی جانب سے اس وقت صوبہ بلوچستان میں ضلع وار کن کن ترقیاتی اسکیموں پر کام جاری ہے اور کون کون

سے نئے منصوبے زیر غور ہیں نیز ضلع مستونگ کی اسکیموں کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات - (الف) اس سوال کا تعلق وفاقی وزارت برائے منصوبہ بندی و ترقیات سے ہے۔اس لیے اس کی تفصیلات صوبائی محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات براہ راست فوری طور پر فراہم نہیں کرسکتا۔(ب) تاہم وفاقی حکومت کے سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے سال ۹۴-۱۹۹۳ء میں بلوچستان سے متعلق منصوبہ بندی کی فہرست منسلک کی جاتی ہے۔اس فہرست سے واضح ہے کہ اس میں زیادہ تر اسکیموں کا تعلق قومی و صوبائی سطح سے ہے اور اس فہرست میں شامل زیادہ تر اسکیموں کا تعلق جاری منصوبوں سے ہے (فہرست آخر میں ملاحظہ فرمائیں)

SCHEMES OF BALOCHISTAN INCLUDED IN FEDRAL PSDP 1993-94

S.NO.	NAME OF SCHEME	ALLOCATION
	AGRICULTURE	
	FOODS & AGRI. DIVISION OILSEEDS MAXIMIZATION	
1	National Oilseed Development Project (IDA/BRD) (App)	
	PLANT PROTECTION	76.000
2	Constuctrion of New Locust Outpost at Quetta (App)	1.800
	AGRI. RESEARCH DIVISION , AGRICULTURE RESEARCH	
3	Managment of Agriculture Research and Technology Project	17.645
4	Influence of Environment Stress on Reproductive Physiology of selected Crops	4.240
5	Coordinated Research Project for Improvement of Sheep & Wool in Pakistan	3.529
	FOOD AGRI. DIVISION	
6	Subsidy on Fertilizer	146.600
	M/O PET.& NATURAL RESOURCES	
7	Duddar Lead Zinc Feasibility Study District Lasbela, Balochistan Resource Development Programme	17.791
8	Saindak Cooper Gold Project District,Chagai, Balochistan China	1500.000

M/O WATER & POWER SURFACE WATER DEVELOPMENT

9	Pat Feeder Canal (Rehabilitation and Improvement Project) ADB - Japan	1350.000
	GENERAL INVESTIGATION	
10	1992 Flood / Rain damage restoration Project (IDA/ADB / JAPAN / GERMANY)	800.000

SCHEMES OF BALOCHISTAN INCLUDED IN FDEERAL PSDP - 1994

S.NO.	NAME OF SCHEME	ALLOCATION
11	Flood Sector Programme (ADB)	700.000
	M/O FOOD & AGRICULTURE ON-FARM WATER MANAGEMENT	
12	On Farm Water Managment - III (IDA)	150.000
13	On Farm Water Managment - III (Japan)	333.000
	POWER	
	M/O WATER & POWER	
14	Village Electrification (Japan/IDA)	2000.000
	FUELS	
	M/O PET. & NATURAL RESOURCES	
15	Balochistan Coal Resources Evaluation Study (GSP, ADB - GOB Joint Project 1990 -91)	3.298
	TRANSPORTATION & COMMUNICATIONS	
	M/O COMMUNICATIONS	
	D.G. PORTS & SHIPPING	
16	Gwadar Fish Harbour (Mini Port Project) (Belgium)	191.000
	PAKISTAN POSTAL SERVICES CORP.	

MINISTRY OF RAILWAY

AVIATION DIVISION

17	Construction of Accommodation at 5 small Airports (Pasni, Gwadar, Turbat, Skardu & Chitral)	0.615

PHYSICAL PLANNING & HOUSING

Govt Servant Housing

18	Const: of houses for Fed: Govt: employees under Prime Minister Programme to generate	11.728

SCHEMES OF BALOCHISTAN INCLUDED IN FEDERAL PSDP 1993-94

S.NO.	NAME OF SCHEME	ALLOCATION
	Employment at Islamabad, Karachi, Lahore, Peshawer and Quetta	
19	Acquisition of 50 Acres of land and const of 250 quaters for FGS at Quetta	2.933

INTERIOR DIVISION

FC BALOCHISTAN

20	Const: of Permanent accommodation for CAF at various places Balochistan	6.487
21	Construction of accommodation for FC (Ex-bc) at Quetta, Sibi	1.466
22	Construction of accommodation for officers and followers for FC at Quetta	0.733
23	Const of Fort at Wadh Balochistan	3.665

COAST GUARDS

24	Const: of Amnunition magazine at Gwadar	0.087
	F.I.A.	
25	Const of F.I.A. office Block at Quetta	0.359

CIVIL DEFENCE

M/O LOCAL GOVT: & RURAL DEVELOPMENT

26	Federal Rural and Water supply and sanitation coordination unit	4.545
27	Const: 22 Levy Thanas at various places in Baloshictan	2.180

RURAL DEVELOPMENT

M/O LOCAL GOVERNMENT RURAL DEVELOPMENT

28	ADB Farm to Market Road Project Phase-I (All Provinces)	135.000
29	ADB Farm to Market Road Project Phase-II (ALL Provinces)	435.000
30	ADB assisted Provincial Highways Projects (Consultancy services for IIIrd FRM)	13.267

EDUCATION AND TRAINING

MINISTRY OF EDUCATION

SCHEMES OF BALOCHISTAN INCLUDED IN FEDERAL PSEP 1993-94

S.NO.	NAME OF SCHEME	ALLOCATION
	FEDERAL	
31	Third Primary Education Project FCU (PEDP - III) World Bank	1.000
32	Girls Primary Education Development Project with ADB assistance (FCU)	4.500
33	Primary education Curriculum Reform Project (FIU) (UNICEF)	0.591

TEACHER EDUCATION

34	Teacher Training Programme (ADB) Qualitative and Qunaty, Imp; of teacher Edu;	5.451

TECHNICAL EDUCATION

35	Production of technical Text Books for Polytechnics	0.300

LITERACY AND MASS EDUCATION

36	Use of Quranic Literacy for promotion of Female Literacy	0.479
37	Literacy Programme through Non-Formal means (PC II) ADB	3.880

SCHOLARSHIP AND LOANS

38	Scholarship for higher studies in science by UGC	0.182
39	Scholarship for research by UGC	2.430
40	Meritorious scholarship scheme	1.200
41	President's 1000 schorlarship phase-II	1.759
42	Education of talented students from rural/under development areas of FATA, FANA, AJK and Balochistan in CadetColleges/Public Schools	2.500
43	Merit scholarship scheme	14.660
44	Post-Doctoral training Abroad by UGC	0.733
45	Quaid-i-Azam Scholarship scheme	7.330
46	Scholarship Scheme of Quaid-i-Azam University (phase - III)	1.466
47	100 Foreign Scholarship for talented students of BPS 1-15 FG Employees	4.059
48	President talent forming scheme phase-II	0.978

SCHEMES OF BALOCHISTAN INCLUDED IN FEDERAL PSDP 1993-94

S.NO.	NAME OF SCHEME	ALLOCATION

	MISCELLANEOUS	
49	National Education Managment Information System (NEMIS) FIU (USAID/UNDP/UNESCO)	0.367
	BALOCHISTAN UNIVERSITY	
50	Const: of Girls Hostel at Balochistan University	0.368
51	Consolidated project of university of Balochistan for the 7th five year plan (1988-93)	4.765
	ALLAMA IQBAL OPEN UNIVERSITY	
52	Integrated Function Literacy and Primary Education project for female in rural area (ODA)	0.788
53	Development of material and teaching methodology for rural female (Netherland)	1.081
	UNIVERSITY CENTERS OF EXCELLENCE	
54	Revised Development scheme of area study centre for middle east and Arab Countries, University of Balochistan	1.070
	HEALTH AND NUTRITION	
	HEALTH DIVISION	
	PREVENTIVE PROGRAMMES	
55	Malaria Control Programme (USAID)	100.000
56	Pakistan Child Survival Project in Primary Health Care (USAID)	0.733
	HEALTH MANPOWER DEVELOPMENT	
57	Bolan Medical College Quetta Revised (App)	50.000
58	Health System Research Programme (IDA)	10.262
	SCIENCE & TECHNOLOGY	
59	Lump provision for minor research projects	7.330

SCHEMES OF BALOCHISTAN INCLUDED IN FEDERAL PSDP 1993-94

S.NO.	NAME OF SCHEME	ALLOCATION
	PAKISTAN COUNCIL OR SCIENTIFIC AND INDUSTRIAL RESEARCH	
60	Establishment of Technical training centre in PSTC for precision mechanical and instrument technolgy Quetta	3.665
61	Estab. of PCSIR laborities Quetta (App)	2.932
	PAKISTAN COUNCIL FOR RESEARCH IN WATER RESOURCES	
62	Irrigation system managment programme country- wide (USAID	3.665
63	Water resources research centers (Country-wide)	2.932
	NATIONAL INSTITUTE OF OCEANOGRAPY	
64	Oceanographic sub-station Gwadar	3.665

MASS MEDIA

S.NO.	NAME OF SCHEME	ALLOCATION
	M/O INFORMATION AND BROADCASTING	
	PAKISTAN TELEVSION CORPORATION	
65	Rebroadcost Centre loralai (App)	1.630
66	Video playback centre Dera Bugti	5.016
67	Reboradcost Centre Wadh (App)	0.800
68	Reboradcost Centre Lasbela (App)	1.000
69	Video play back Centre Zhob	0.800
70	Video play back Centre Turbat	2.199
71	Video play back Centre Duki	0.400
72	Video play back Centre pasni	0.200
73	Video play back Center Panjgur	0.800

PAKISTAN BROADCASTING CORPORATION

S.NO.	NAME OF SCHEME	ALLOCATION
74	10 KW MW Transmitter & Broadcosting House Zb (App)	2.000

75	10 KW MW Transmitter & Broadcosting House Loralai	1.000

CULTURE SPORTS, TOURISM AND YOUTH

PAKISTAN TOURSIM DEVELOPMENT CORPORATION

76	Beach motle at Gawader	5.000
76	PTDC Reciption Unit at Koh-e-Taftan	2.000
77	PTDC Reciption Unit at Chaman	2.000
78	Six Chairlifts (Swat, Kaghan, Chitral, Quetta, karachi and Islamabad)	25.000
79	Purchase of Luxury Buses	18.000

YOUTH AFFAIR DIVISION

80	Tehsil level sports stadia jhat pat	0.500
81	Youth development fund	3.532

CULTURE AND SPORTS DIVISION

ARCHEOLOGY

82	Restoration and renovation of Quaid-i-Azam's Residency at Zairat	1.919

CULTURE

83	Schemes for Conservation and renovation of historical monument	54.975
84	Eduction Services	1.054

SPORTS

85	Sports stadia at kalat, sibi and mekran	0.343

MANPOWER AND EMPOLYMENT

LABOUR DIVISION

86	Workers Education programme (UNDP)	3.232

WOMEN DEVELOPMENT

	WOMEN DIVISION	
87	Block allocation for the Minsitry	85.761

POPULATION WELFARE

	FEDERAL PROGRAMME	
88	Non-Govermental organizations	35,000
89	Communications strategy	60.000
	BALOCHISTAN	
90	Provincial Division District and Tehsil setup	22.750
91	Family Welfare centers	9.620
92	Moblie service unit	1.590
93	Productive health servies	6.550
94	Involvement of TBA's in Population Welfare progrmme	1.080
95	Family Planning workers supervisors and training centers	3.460
96	Involvement of health outlets and provincial line departments in Population Welfare programme	1.000
97	Involvement of registered medical practiotionrers Hakims and Homeopaths in Population Welfare Programme	0.650
98	Communication strategy	2.000
99	Innovatives	0.400
100	Transpoit	3.850

SOCIAL WELFARE

	ESTABLISHMENT DIVISION	
	Staff Welfare organization	
101	Provision of Transport/Ambulance Service at Islamabad, Peshawar, Lahore, Quetta and Karachi	0.293
102	Provision of rehabilitation Aids to the Disabled federal Goverment Employes and their Dependants	0.367
103	Stipend for the perchase of Text Books,	2.932

	Note Books etc. for the school/college Going Childern of the Federal Government Employees	
104	Incetive for Talented Childern of Federal Government Employees	0.806
	SPECIAL EDUCATION AND SOCIAL WELFARE DIVISION	
	D.G of Special Education	
105	Special Education Centres at Provincial Headquarters	3.665
106	Special Education Centers at Divisional/District Headquarters level	0.440
	Social Welfare Services	
107	Grant in Aid for social work Education to Univerities, Lahore, Jamshoro, Karachi, Pashawar and Quetta	0.037
	National Council of Social Welfare	
108	Financial Support and Technical Assistance to the Voluntary Social Welfare Agencies through the national council of social welfare	5.021
109	Grant for self-helping projects (on all pakistan basis)	0.777
110	Grant for Evaluative Reserch studies and publication of literature (on all Pakistan Basis)	0.400

RESEARCH, STUDIES AND PLANNING

	PLANNING AND DEVELOPMENT DIVISION	
111	Human Development Umbrella Project (UNDP)	7.433
112	Economic Research Programme	0.733

ENVIROMENT

	ENVIROMENT & U.A. DIVISION	
113	Institutional Strengthening of Pakistan	10.744

	enviromental Protection (World Bank) (App:)	
114	Enviromental Awarness though the use of Mass Media (App:)	1.467

WAPDA

	THERMAL	
115	63MWCCP Quetta	61.300
	TRANSMISSION	
116	220KV Guddu-Sibi Quetta T/Line	190.000
	DISTRIBUTION	
117	Distribution of Power (Uran)	798.000
118	Distribution, Rehabilitation, Renovation and Augmentation	1552.000

SCHEMES OF BALOCHISTAN INCLUDED IN FEDERAL PSDP 1993-94

S.NO. : NAME OF SCHEME : ALLOCATION

PAKISTAN TELECOMMUNICATIONS CORPORATION

	400000 NEW TELEPHONE LINES	
119	Expansion of local telephone system by 446,000 lines in Pakistan (III/89-89) Sppf/300	900.000
120	Expansion of local telephone system in Pakistan by 275,000 lines, (Phase-II),7th Plan,(XVII/90-91)	500.000
121	Installation of 100000 additional telephone lines in LTR during 7th Five year plan (VI/92-93) Appd/300	500.000
122	Inst. of 120000 additional telephone lines in CTR, FTR, NTR, Str, and STR during 7th	1000.000

Five year Plan (X/92-93)Appd/300

LONG DISTANCE NETWORK

123	Provision of Multiplex equipment between Sukkur - Quetta (1/91-92)Appd.300	23.060

TRANSPORT AND NWD EXPANSION

124	Providing NWD facilities to 62 important towns and 121 tehsil headquarters in Pakistan during 7th Five Year Plan (XVIII/89-90)Appd/300	42.920
125	Installation of 500 positions during 7th Five year plan (III/91-92)Appd/300	157.000
126	Provision of NWD facilities to 92 new stations and expansion of DTEs & terminals during 7th Five Year Plan (Phase-II)(XIX/91-92)Appd/300	788.850

BUILDING

127	Construction of Administrative Block for WTR Quetta (III/92-93)Appd/300	20.390
128	Construction of bouindary Wall for protection of Microwave Station (Key points) for WTR Quetta	9.3

REHABILITATION OF NETWORK

129	Replacement of 75000 telephone lines Including associated un-servicable cable	817.000

جناب اسپیکر - Any supplementry

مسٹر ارجن داس بگٹی - جناب اسپیکر۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وزیر منصوبہ بندی و ترقیات نے تحریری طور پر اپنے جواب میں فرمایا ہے کہ "فراہم کر سکتے ہیں" اس کے بارے میں ہم جاننا چاہتے ہیں کہ اس کی وجوہات کیا ہے۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات - مسٹر اسپیکر سر- میں اس کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں یہ پی اینڈ ڈی کی طرف سے مجھے اس طرف بھیجا جاچکا تھا جس پر میرے پاس یہ لسٹ ہے پہلے بھی لسٹ سارے ممبران صاحبان کے ڈیسک پر پہنچ چکی ہیں اس پر اگر کوئی پوائنٹ ہو فارن ایڈ کے بارے میں فیڈرل گورنمنٹ کی جانب سے جو بھیجی گئی ہے- جناب اگر اس طرح میں بتاتا رہا تو یہ ایوان کے پندرہ منٹ لے لے گا- It will take fifteen minutes

مسٹر ارجن داس بگٹی - شکریہ-

جناب اسپیکر - اگلا سوال مولانا عطاء اللہ صاحب کا ہے نمبر ۸۳ مولانا صاحب دریافت فرمائیں-

X ۸۳ مولانا محمد عطاء اللہ - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبائی اسمبلی اور ایم پی اے ہاسٹل کی عمارتوں کی دیکھ بھال اور نگہداشت محکمہ مواصلات و تعمیرات کی ذمہ داری ہے-

(ب) اگر جزو الف کا جواب اثبات میں ہے تو ان دونوں عمارتوں کی نگہداشت کے لیے بجٹ میں کس قدر رقم مختص کی گئی ہے - نیز اس رقم سے ان عمارتوں کی ضروریات پوری نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں- جس کی وجہ سے ممبران اسمبلی مختلف مشکلات سے دوچار ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اسمبلی بلڈنگ اور ایم پی اے ہاسٹل بجلی کے طویل تعطل اور لوڈ شیڈنگ کی وجہ سے اسمبلی کا سرکاری کام بری طرح متاثر ہوتا ہے اور ہاسٹل میں مقیم لوگ تاریکی کی وجہ سے پریشان ہیں؟

(د) اگر جزو (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان مشکلات کو دور کرنے کے لیے ایم پی اے ہاسٹل میں ایک جنریٹر نصب کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجہ بتلائی جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات - (الف) جی ہاں-

(ب) بجٹ میں کسی بھی عمارت کی دیکھ بھال کے لیے علیحدہ رقم مختص نہیں کی جاتی- بلکہ صوبے کی تمام جی اے بلڈنگ (جس میں محکمہ ملازمتہا و امور انتظامیہ کی تمام عمارات شامل ہیں) کے

لیے اکٹھی رقم مہیا کی جاتی ہے محکمہ ان دونوں عمارتوں کی مرمت دیکھ بھال کرتا رہا ہے اور آئندہ بھی کرتا رہے گا۔ محکمہ کو معزز ممبران اسمبلی کی طرف سے کسی مشکلات کی نشاندہی نہیں کی گئی ہے۔

(ج) اسمبلی بلڈنگ میں جنریٹر موجود ہے اور بجلی اچانک جانے یا لوڈشیڈنگ کی صورت میں فوری طور پر چلا دیا جاتا ہے۔ ایم پی اے ہاسٹل میں کوئی جنریٹر موجود نہیں ہے اور لوڈشیڈنگ کے دوران معزز ارکان کو ضرور پریشانی ہوتی ہوگی۔

(د) ایم پی اے ہاسٹل میں جنریٹر نصب کرنے کے لیے محکمہ مالیات سے رجوع کیا جائے گا۔

مولانا عطاء اللہ — جناب اسپیکر۔ میرا ضمنی سوال ہے۔ ایم پی اے ہوسٹل میں ہم رہتے ہیں وہاں ہر وقت تاریکی ہوتی ہے۔ کمرے بھی بری حالت میں ہیں لیکن جواب بھی دیا گیا ہے اس لیے۔

مولانا عبدالباری — جناب اسپیکر صاحب۔ میں ضمنی سوال کروں گا وہ یہ کہ یہاں اسمبلی لائبریری بنائی گئی ہے تقریباً (مداخلت)

سردار ثناء اللہ زہری (وزیر بلدیات) — (پوائنٹ آف آرڈر) پہلے مولانا عطاءاللہ صاحب نے ضمنی سوال کیا تھا اس کا جواب دے دیں میری سمجھ میں نہیں آیا کہ انہوں نے کیا کہا۔

مولانا عبدالباری — سردار صاحب تو وزیر لوکل گورنمنٹ ہیں اس کا جواب دیں گے وزیر مواصلات۔

جناب اسپیکر — اگلا سوال محمد صادق عمرانی صاحب کا ہے۔

مولانا عبدالباری — جناب اسپیکر۔ میں نے کہا لائبریری بنی ہے میرا ضمنی سوال یہ تھا۔

جناب اسپیکر — خود آپ تشریف رکھ چکے۔ اپنے شکریہ بھی ادا کیا میری سمجھ میں نہیں آیا۔

جناب اسپیکر — سوال نمبر ۸۵ محمد صادق عمرانی۔

وزیر مواصلات و تعمیرات - جناب والا! جواب وہاں پر دیا ہوا ہے اگر مزید آپ کچھ پوچھنا چاہیں۔

جناب اسپیکر - اگر جواب مختصر ہے تو آپ پڑھیں اور اگر طویل ہے تو پڑھا ہوا تصور کیا جائے

X ۸۵- **محمد صادق عمرانی** - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اسمبلی اور ایم پی اے ہاسٹل کے ملازمین کے لیے رہائشی کالونی سال ۸۷-۱۹۸۶ء میں محکمہ مواصلات و تعمیرات نے تعمیر کروائی تھی اور ان کی سالانہ مرمت و دیکھ بھال کی ذمہ داری بھی مذکورہ محکمہ نے اٹھائی ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو سال ۸۷-۱۹۸۶ء سے لے کر اب تک اس رہائشی کالونی کی کتنی بار سالانہ مرمت کی گئی ہے اگر نہیں تو وجہ بتلائی جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات - (الف) جی ہاں

(ب) اس کالونی پر ۸۷-۱۹۸۶ء سے اب تک ایک بار سالانہ مرمت کی گئی ہے اس کے علاوہ ضروری مرمت فورا کر دی جاتی ہے۔ میں اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ تمام رہائشی اور غیر رہائشی عمارات کی سالانہ مرمت کا کام باقاعدگی سے ہونا چاہیے۔ مگر محکمہ کو مختص کی جانے والے محدود فنڈ اس بات کی اجازت نہیں دیتے۔

جناب اسپیکر - آپ اگر کوئی اور ضمنی سوال کرنا چاہیں۔

محمد صادق عمرانی - جناب اسپیکر! وزیر مواصلات صاحب نے یہ جواب دیا کہ اس کالونی پر ۸۷-۱۹۸۶ء سے اب تک اس پر کوئی مرمت نہیں ہوئی ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ گورنمنٹ نے ایک بلڈنگ بنائی ہے اس پر ۸۷-۱۹۸۶ء سے آج تک یعنی ۱۹۹۴ء ہے اتنے لمبا عرصہ میں کوئی بھی مرمت نہیں ہوئی ہے۔ کیا وزیر موصوف مہربانی فرما کر بتائیں گے کہ کب تک اس کی مرمت ہو سکے گی۔ یا پھر مزید پانچ دس سال انتظار کرنا پڑے گا۔

جعفر خان مندوخیل (وزیر خزانہ) - جناب والا! جواب میں واضح ہے کہ ایک بار سالانہ مرمت کی گئی ہے۔جواب میں یہ بات لکھی ہوئی ہے۔اس سوال کے جواب میں کہا گیا ہے کہ ایک بار سالانہ مرمت کی گئی ہے۔

محمد صادق عمرانی - جناب والا!اب تک۔

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر خزانہ) - جناب والا! اب تک ایک بار مرمت کی گئی ہے۔اور آپ کہتے ہیں کہ نہیں ہوئی ہے۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ - جناب والا! سپلیمنٹری سوال۔کیا میں وزیر موصوف سے یہ پوچھ سکتا ہوں کہ کسی عمارت کی مرمت یا مینٹیننس کتنے عرصہ میں ہوا کرتی ہے۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ (وزیر تعلیم) - جناب والا! میرے خیال میں سرور خان صاحب یہاں پر کوئی ٹیکنیکل سوال جواب کا وقت نہیں ہے۔یہ تو آپ خود بتا سکتے ہیں۔کیونکہ آپ کو سی اینڈ ڈبلیو کا کافی تجربہ ہے۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ - جناب والا! سی اینڈ ڈبلیو محکمہ کا ایک اسی پر quote ہوتا ہے۔اس میں لکھا جاتا ہے کہ ایک بلڈنگ کی مرمت ایک مرتبہ جب ہوجاتی ہے تو پھر دو سال کے بعد ہونی چاہیے۔اگر وہ اس بارے میں ہمیں بتا دیں گے تو کیا ہوگا۔

ڈاکٹر عبدالمالک (وزیر) - جناب والا! جب اس کی مرمت کی ضرورت ہوگی تو ہم اس کی مرمت کرلیں گے۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ - جناب والا! سوال یہ ہے کہ مرمت نہیں ہوئی ہے۔

سردار ثناء اللہ خان زہری (باہمی گفتگو) جناب والا! سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ کہہ رہا ہے کہ اس سال تو کوئی پیسے نہیں بچے ہیں۔اگر آئندہ سال کچھ......

جناب اسپیکر - پوائنٹ آف آرڈر پر ایک وقت میں ایک معزز رکن کھڑے ہو کر بول سکتا ہے۔

سردار ثناء اللہ خان زہری (وزیر) - جناب منسٹری اینڈ ڈبلیو مجھے چیمبر میں کہہ رہے تھے کہ اس سال تو کوئی پیسے ویسے نہیں بچے اگر آئندہ بچ گئے تو ہم بلڈنگ کے لیے رکھ لیں گے۔ اس سال تو کچھ نہیں ہے۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ - جناب والا! چیمبر کی بات تو آپ نہ کریں۔ آپ ہمیں صاف بتلا دیں

وزیر مواصلات و تعمیرات - جناب والا! یہ تو سرور خان صاحب کو اچھی طرح معلوم ہے کہ ایک بلڈنگ کو کتنے عرصہ میں مرمت کی جاتی ہے۔ ابھی نئے مالی سال میں اس کا پروگرام ہے کہ اس کی مرمت ہوگی۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ - جناب والا! میں تو جانتا ہوں مگر اس معزز ایوان اور عوام کو بھی جاننے کا موقع ملنا چاہیے۔ وزیر صاحب بتلائیں۔ اصل مسئلہ جاننے نہ جاننے سے حل نہیں ہوتا ہے۔

ڈاکٹر عبدالمالک (وزیر) - جناب والا! یہ کوئی ٹیکنیکل بات نہیں ہے۔ جب آپ کوئی عمارت بناتے ہیں اور اس میں کوئی ڈیفکٹ defect آئے گی تو پھر اس کی مرمت ہوگی۔ اب اگر سرور خان صاحب بغیر ڈیفکٹ defect کے مرمت کروائیں۔

میر محمد صادق عمرانی - (پوائنٹ آف آرڈر) جناب والا! جس محکمہ کے متعلقہ سوال پوچھا جاتا ہے ہم ریکویسٹ request کریں گے کہ اس محکمہ کا وزیر اس کا جواب دے۔ اسپیکر صاحب۔

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر) - جناب والا! جو معزز ممبر سوال کرتا ہے پھر وہی ضمنی سوال بھی کرے جناب اسپیکر یہ بات دونوں طرف سے ہے۔ (باہمی گفتگو)

جناب اسپیکر - سپلیمنٹری کوانسچن question کوئی بھی رکن کر سکتا ہے۔ اور ٹریژری بینچز کی طرف سے کوئی بھی وزیر جواب دے سکتا ہے۔

ڈاکٹر عبدالمالک (وزیر) ۔ جناب اسپیکر ! یہ سپلیمنٹری کوانسچن question نہیں ہے۔اس کے لیے نئے نوٹس کی ضرورت ہے۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ ۔ جناب والا! افسوس کا مقام ہے کہ ڈاکٹر مالک صاحب ہمارے منجھے ہوئے سیاست دان ہیں۔ اور ہائلی ایجوکیٹڈ Highly educated ہیں۔ سپلیمنٹری کوانسچن question اس ایوان کے ممبر کا قانونی حق ہے۔اس ایوان میں جو بھی ممبر بیٹھا ہے وہ تین سپلیمنٹری کوانسچن question کر سکتا ہے۔ اگر ان کو اس پر اعتراض ہے گو ان کی میجارٹی ہے تو کل اس ہاؤس میں وہ ایک ترمیم پیش کریں کہ کوئی ممبر یہاں بول بھی نہیں سکتا ہے۔ تو پھر ہم نہیں بولیں گے آرام سے بیٹھ جائیں گے۔ میرے خیال میں یہ زیادہ بہتر ہوگا کہ ڈاکٹر مالک صاحب ایک ترمیم پیش کریں کہ اسمبلی کے قواعد وضوابط میں ترمیم کی جائے تاکہ کوئی بات بھی نہ کرے کیونکہ وہ زیادہ جمہوریت پسند لوگ ہیں۔ انہوں نے ہمیشہ جمہوریت کی باتیں کی ہیں۔ ہمیں معلوم تھا کہ جمہوریت کا بول بالا ہوگا۔

جناب اسپیکر ۔ جو مسئلہ ایوان میں پیش ہے اگر اس پر کوئی ضمنی سوال ہو تو پلیز۔ عبدالنبی جمالی۔

(وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ) ۔ جناب والا! وہ تجربہ کار ہیں۔ وہ دیکھیں۔ جہاں جہاں وہ کہیں گے ہم مرمت کرادیں گے سرور خان کی بھی کرادیں گے۔اس کی بھی کرادیں گے۔

سردار محمد اختر مینگل ۔ جناب اسپیکر جیسا کہ ڈاکٹر صاحب نے کہا جب اس کی ضرورت محسوس کی گئی۔ ایک تو ہوتا ہے کہ جب عمارت کی مرمت محسوس کی جائے۔ یا سالانہ اس کی ریوینشن revonation کے لیے کچھ کام کیا جائے۔ اور اب نہ جانے اس کی ضرورت کب محسوس کی جائے گی۔ ایم پی اے ہاسٹل دھڑام سے کہیں اپوزیشن پر گر پڑے اب تو ہمارے وزراء صاحبان بھی آج کل ہمارے ایم پی اے ہاسٹل میں گزارہ کر رہے ہیں۔ اور اس کے دھڑام سے گرنے سے کوئی جانی نقصان ہو جائے۔ پھر ضرورت محسوس کی جائے گی یا پیشگی اس کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے۔

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر) - جناب اسپیکر! ایک تو سوال کالونی کے متعلق ہے ایم پی اے ہاسٹل کے متعلق نہیں تھا۔ وہ تو گزر گیا ہے۔ لیکن اس پر بھی ہم یہ کہیں گے کہ اس کی ضرورت کا تو سرور خان کاکڑ کو زیادہ پتہ ہوگا۔ کیونکہ وہ تین سال اس محکمہ کے منسٹر رہے ہیں۔ اور اس پیریڈ period کا یہ سوال ہے۔ کہ اس کی کتنی بار مرمت کرائی گئی ہے۔ ان کو چاہیے تھا کہ اگر زیادہ مرمت کی ضرورت تھی تو وہ اسی وقت کروا لیتے۔ کیونکہ فنڈز ان کے ڈسپوزل disposal پر تھے اور تمام مینٹیننس فنڈز mantenance funds ان ہی کے ڈسپوزل پر تھے۔ ہاں وزیر صاحب نے کہا ہے کہ اس وقت بھی اگر ضرورت محسوس کی گئی تو مزید مرمت کروا سکتے ہیں۔

سردار محمد اختر مینگل - (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر! جعفر صاحب کہہ رہے ہیں کہ سرور کاکڑ تو جناب ہم سب سرور کاکڑ تو نہیں ہیں۔ ہم بھی اس بارے میں معلومات کرنا چاہتے ہیں۔ ہمیں بھی کچھ بتائیں۔ ہم بھی کچھ استحقاق رکھتے ہیں۔ چلیں سرور خان کاکڑ کچھ عرصہ سی اینڈ ڈبلیو کے وزیر رہ چکے ہیں شاید انہیں سب معلومات ہوں ہم تو اس اسمبلی میں کچھ نئے آئے ہیں۔ اور کچھ عرصہ بعد آئے ہیں۔ ہمیں بھی کچھ معلومات دی جائے تو ذرہ نوازش ہوگی۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ (وزیر) - جناب اسپیکر! میں اس بات کو ایوان کے سامنے زیادہ وضاحت سے رکھنا چاہوں گا کہ عموماً یہ ہوتا ہے کہ جو سالانہ بجٹ ہوتا ہے اس میں mantenance and repair مینٹیننس اور ریپئر کی ایک الگ مد ہوتی ہے۔ وہ ڈویژنل وائز تقسیم ہو جاتی ہے۔ جو ڈویژنل چیف ہوتا ہے یا سرکل چیف ہوتا ہے اس کے لیے وہ Objectively اوبجیکٹیولی ایکس ای این سے یا سی ڈی او سے رپورٹ مانگ لیتے ہیں کس کی بلڈنگ مینٹیننس اور ریپئر mantenance and repair کی ضرورت ہے اس کا طریقہ کار یہی ہوتا ہے۔ جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے اس کے لیے جہاں تک ہمارے منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ وہ متعلقہ آفیسر سے معلومات کرلیں گے۔ اگر انہوں نے کہا کہ یہاں پر مرمت کی ضرورت ہے تو یقیناً اسے ہم بلوچستان کی پراپرٹی سمجھتے ہیں ہم اس کی مرمت کریں گے۔

سردار محمد اختر مینگل - جناب والا! ویسے ڈاکٹر صاحب آپ کو سی اینڈ ڈبلیو کا منسٹر ہونا

چاہیے تھا

مسٹر جعفر خان مندوخیل - اس کا ارمان تو بہت لوگوں کے دل میں اب بھی ہے۔

جناب اسپیکر - کوئی اور ضمنی سوال؟

جناب اسپیکر - اگلا سوال میر محمد صادق عمرانی دریافت فرمائیں۔

X ۸۷ محمد صادق عمرانی - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) خانپور تا گوٹھ غلام نبی جمالی اوستہ محمد تا گوٹھ پیرل' مولوی قادر بخش تا مٹھو پور براستہ گوٹھ نصیب اللہ خان گوٹھ عبدالکریم چتن پٹی تا گوٹھ شاہ پور باغ ٹیل تا گوٹ نظر خان جمالی اور نیشنل ہائی وے تا گوٹھ محمد اسحاق کی تعمیر پر کل کس قدر رقم خرچ کی گئی ہے اور اس وقت اس پر کام بند کرنے کی وجہ کیا ہے نیز اس کام کا ٹھیکہ کن کن بنیادوں پر کس کس ٹھیکیدار کو دیا گیا ہے اور یہ کام کب تک مکمل ہوگا۔

وزیر مواصلات و تعمیرات - ان چھ سڑکوں پر خرچ کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ خان پور تا گوٹھ غلام نبی جمالی ۰۳ء۱ ملین

۲۔ اوستہ محمد تا گوٹھ پیرل ۲۳۵ء۴ ملین

۳۔ مولوی قادر بخش تا مٹھو پور براستہ گوٹھ نصیب اللہ خان ۰۲۷ء۹ ملین

۴۔ گوٹھ عبدالکریم چتن تا گوٹھ شاہ پور ۴۶۲ء۷ ملین

۵۔ باغ ٹیل تا گوٹھ نظر خان جمالی ۲۶۸ء۲ ملین

۶۔ نیشنل ہائی وے ل تا گوٹھ محمد اسحاق ۶۷۶ء۲ ملین

مندرجہ بالا چھ سڑکوں میں سے درج ذیل تین سڑکیں مکمل ہو چکی ہیں۔ جب کہ بقایا پر کام جاری ہے جو کہ موجودہ مالی سال میں مکمل ہو جائے گا۔

۱۔ خان پور تا گوٹھ غلام نبی جمالی۔

۲۔ اوستہ محمد گوٹھ پیرل کھوسہ۔

۳- چتن پٹی تا شاہ پور روڈ-

ان سڑکوں کا ٹھیکہ اخباروں میں مشتہر کرنے کے بعد مندرجہ ذیل ٹھیکداروں کو قواعد کے مطابق دیا گیا ہے-

سڑک کا نام	ٹھیکدار کا نام
خان پور گوٹھ غلام نبی	سلطانہ احمد
اوستہ محمد گوٹھ پیرل کھوسہ	سکندر خان لاشاری
مولوی قادر بخش سبھو پور	عمر فاروق- محمد یوسف' نذیر احمد
باغ ٹیل گوٹھ نظر خان جمالی	طاہر خان جمالی-
چتن پٹی- شاہ پور روڈ	نوبت خان- صادق علی- سفر خان
نیشنل ہائی وے تا گوٹھ محمد اسحاق	ارباب علی-

جناب اسپیکر - منسٹری اینڈ ڈبلیو

ملک محمد سرور خان کاکڑ - جناب والا! سرکاری بنچز والے سارے ان پڑھ ہیں کوئی نہیں پڑھ سکتا-

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ (وزیر تعلیم) - ماشاء اللہ ہم آپ کی زبانت کی داد دیتے ہیں-

محمد صادق عمرانی - جناب اسپیکر صاحب! وزیر مواصلات نے جن سڑکوں کے متعلق جوابات دیئے ہیں- میں اسے غلط تو نہیں کہہ سکتا البتہ ان سڑکوں پر کوئی کام نہیں ہوا ہے- اور ہم اس سے مطمئن نہیں ہیں- جہاں تک میری معلومات ہیں ان سڑکوں کے متعلق تقریباً ایک کروڑ پچانوے لاکھ زائد بل (ایکسس بل) ڈرا excess bills draw کئے ہیں- اگر آپ موقع پر جائیں گے تو آپ کو پتھر ہی ملیں گے کسی سڑک کی تعمیر نہیں ہوئی ہے- کیا وزیر مواصلات اس سلسلہ میں ہمیں مطمئن کریں گے؟

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) - جناب اسپیکر!

نواب ذوالفقار علی مگسی (قائد ایوان) - آپ بیٹھ جائیں ڈاکٹر کلیم اللہ

جناب اسپیکر - مگسی صاحب یہ حق میرا ہے۔ کسی بھی ممبر کو بٹھانے اور اٹھانے کا۔

قائد ایوان - جناب والا! صادق عمرانی صاحب نے کہا ہے کہ ان سڑکوں پر کوئی رقم خرچ نہیں ہوئی ہے اگر ایسا ہے کہ پیسہ خرد برد کیا گیا ہے میں **امیجیٹلی** Immediately اس کی انکوائری کراؤں گا

رخصت کی درخواستیں

جناب اسپیکر - سیکریٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پیش کریں۔

اختر حسین خان (سیکریٹری اسمبلی) - سیکریٹری اسمبلی۔ سید شیر جان بلوچ نے ۱۵ اور ۱۸ جنوری کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر - آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی - مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی صاحب بوجہ ناسازی طبیعت آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے ہیں ان کی درخواست آئی ہے کہ ان کو بیس جنوری کی رخصت دی جائے۔

جناب اسپیکر - آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی - نوابزادہ سلیم اکبر بگٹی صاحب ذاتی مصروفیت کی بنا پر آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے۔ ان کی درخواست ہے کہ ان کو ۲۰ جنوری کی رخصت دی جائے

جناب اسپیکر - آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی — جناب عبداللہ بابت وزیر محنت نے بیس اور تیس جنوری کے اجلاس سے رخصت طلب کی کیونکہ وہ سرکاری دورے پر کوئٹہ سے باہر جارہے ہیں۔

جناب اسپیکر — آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی — میر اسرار اللہ زہری نے جو کراچی میں زیر علاج ہیں بیس جنوری کے لیے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر — آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی — سردار سترام سنگھ نے آج سے تیس جنوری تک اسمبلی کے اجلاس سے رخصت مانگی ہے۔

جناب اسپیکر — آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی — جناب ظہور حسین کھوسہ صاحب نے بوجہ ناسازی طبیعت آج کے اجلاس سے رخصت مانگی ہے انہیں رخصت دی جائے۔

جناب اسپیکر — سوال یہ ہے رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

تحریک التواء

جناب اسپیکر — مولانا عطاء اللہ صاحب اپنی تحریک التواء پیش کریں

مولانا عطاء اللہ — جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں درج ذیل تحریک التواء پیش کرتا ہوں یہ کہ پولیس ٹریننگ سنٹر ریاست کے دور سے قلات میں رہا ہے اور قلات ایک قدیم ریاستی دارالخلافہ ہے لیکن یہ سنٹر اب کوئٹہ منتقل کیا گیا ہے جس سے نہ صرف عوام کی پسماندگی میں

اضافہ ہو رہا ہے بلکہ ایک قدیم ممتاز مقام کے ساتھ امتیازی سلوک کیا جا رہا ہے یہ معاملہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر - تحریک التواء جو پیش کی گئی یہ ہے کہ پولیس ٹریننگ سینٹر ریاست کے دور سے قلات میں رہا ہے اور قلات ایک قدیم ریاستی دارالخلافہ ہے لیکن یہ سینٹر اب کوئٹہ منتقل کیا گیا ہے جس سے نہ صرف عوام کی پسماندگی میں اضافہ ہو رہا ہے بلکہ ایک قدم ممتاز مقام کے ساتھ امتیازی سلوک کیا جا رہا ہے یہ معاملہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر - مولانا صاحب ایڈمیزیبلٹی پر بات کریں۔

مولانا عطاء اللہ - جناب اسپیکر! قلات صدیوں سے ایک اہم مقام رہا ہے ریاست بلوچستان کا دارالخلافہ رہا ہے اور یہ پروقار مقام ہے لیکن اس کو کبھی ترقی نہیں دی گئی ایک پی ٹی سی ٹریننگ سنٹر پولیس کا ریاست کے دور سے قلات میں موجود تھا اس کو کوئٹہ منتقل کرنے سے وہاں کے عوام کے ساتھ بڑی زیادتی اور ظلم ہوا ہے یہ بیوروکریسی کی چال ہے افسران ۹۰ میل کے فاصلے پر بھی نہیں جا سکتے ہیں ہر چیز کو اپنی ناک کے نیچے کوئٹہ میں مانگتے ہیں حالانکہ کوئٹہ میں جگہ بھی نہیں ہے۔ یہ سراسر وہاں کے عوام کے ساتھ ظلم ہے لہٰذا میں جناب وزیر اعلیٰ صاحب اور وزیر داخلہ سے مطالبہ کرتا ہوں کہ ان کو دوبارہ منتقل کرنے کے آرڈر فرمائیں۔

میر محمد اکرم بلوچ (وزیر اطلاعات) - جناب اسپیکر آج کے اجلاس میں دو تحریک التواء نہیں پیش ہو سکتی ہیں۔ ایک تحریک التواء جو ۱۸ کی ہے بحث کے لیے منظور ہے جب کہ تحریک التواء پیش کرنے کا تو سب کو حق ہے مگر ایک پیش کی جاتی ہے جب کہ کسی دن ایک سے زیادہ تحریک التواء نہیں پیش کی جاتی ہیں تو اس سلسلہ میں عرض ہے اب جب کہ دو گھنٹہ کے لیے ایک تحریک التواء پر بحث ہونے والی ہے اور ایک دوسری پیش کی جا رہی ہے پہلے سے ایک تحریک التواء منظور ہے اس سلسلے میں آپ کی رولنگ چاہیے۔

جناب اسپیکر - کس شق کے تحت آپ کہہ رہے ہیں کہ ایک دن میں تحریک التواء پیش

نہیں کی جا سکتی ہے۔؟

میر محمد اکرم بلوچ (وزیر) ۔ دفعہ ۷۲ کے تحت سب سیکشن الف ہے صفحہ ۳۶ ہے باب یازدہم جو تحریک التوائے کار سے متعلق ہے۔

72. The right to move for an adjournment of the Assembly for the purpose of discussing a definite matter of recent and urgent public importance shall be subject to the following restrictions, namely:-

(a) Not more than one such motion shall be admitted on any one day byt motions, if any Remaining unconsidered as regards their admissibility shall be held over for the next day and shall be taken up in the same order in which they were received, but before the motions of which notices are received subsequently;

جناب اسپیکر ۔ یہ درست ہے کہ جو موشن ہے تحریک التواء ایک دن میں ایک سے زیادہ بحث کے لیے ایڈمٹ نہیں ہوتا اب جو تحریک التواء پیش کی گئی ہے اس کی ایڈمیزبلٹی پر بات ہو رہی ہے اگر یہ ایڈمٹ ہو جاتی ہے یہ پھر بحث کے لیے دوسرے دن آئے گی اگر یہ ایڈمٹ نہیں ہوتی ہے تو ہاؤس میں اس کو خلاف ضابطہ قرار دے دیا جائے گا میرے خیال میں آپ اس رول کو سمجھ گئے ہیں کہ اگر یہ ایڈمٹ ہو اور ہم اس پر بحث کریں تو پھر رول کو وائلیٹ violate کریں گے۔ ایک ہی دن میں ہم کئی تحریک التواء پر بحث کر رہے ہوں تو پھر ہم رول کو وائلیٹ کر رہے ہوں گے۔ اگر تحریک التواء ایڈمٹ ہو پھر ہم بحث کے لیے اس کو کسی دوسرے دن پر رکھیں گے اگر یہ ایڈمٹ نہ ہوئی تو یہ ختم ہو جائے گی مولانا صاحب نے اس کی ایڈمیزبلٹی پر بات کی ہے ٹریژری بنچز والے کیا کہتے ہیں؟

مسٹر سعید احمد ہاشمی (مشیر برائے وزیر اعلیٰ) ۔ اس تحریک التواء کو ہم اپوز (Oppose) کرتے ہیں ۱۹۹۳ء میں کوئٹہ میں شفٹ کیا گیا تھا اور ۱۰ اکتوبر ۱۹۹۳ء سے پہلے منتقل ہوا جناب اسپیکر چونکہ یہ معاملہ فوری اہمیت کا حامل نہیں ہے لہٰذا اس بناء پر میں اس تحریک کو رول ۷۲ (بی) ۔ کے تحت خلاف ضابطہ قرار دیتا ہوں جناب اکرم صاحب یہ رول اس طرح اپلائی (apply) ہوتا ہے کہ اگر یہ ایڈمٹ ہو جاتی تو ہم اس کو اگلے دن پر رکھ دیتے تحریک التواء نمبر ۱۰ محمد صادق عمرانی صاحب پیش کریں۔

محمد صادق عمرانی ۔ جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میری تحریک التواء یہ ہے کہ میں قاعدہ نمبر ۷۰ کے تحت تحریک التواء کا نوٹس دیتا ہوں کہ لہٰذا ایوان کی کارروائی روک کر اس فوری

اہمیت کے حامل واقعہ کو زیر بحث لایا جائے واقعہ یہ ہے کہ آج روزنامہ جنگ کے اخبار میں مچھ جیل کی قیدیوں کی حالت زار ارباب اختیار کی توجہ چاہتی ہے کے عنوان سے شہ سرخی کے ساتھ شائع ہوئی ہے ایک مہذب ملک میں قیدیوں کے ساتھ اس قسم کا سلوک نہ صرف انسانی ہمدردی کی منافی ہے بلکہ یہ ایک سنگین جرائم کے مترادف بھی ہے لہٰذا قیدیوں کی بیان کردہ حالت زار پر توجہ ہماری اخلاقی اور قانونی فرض بنتا ہے اخبار کی سرخی مسلک ہے میں کہتا ہوں کہ ٹریژری بنچز پر بیٹھے ہوئے میرے دوست بھی میری اس تحریک کی حمایت کریں گے اسی طریقہ سے کوئٹہ جیل میں بھی قیدیوں کی حالت انتہائی خستہ ہے تشدد کیا جاتا ہے

جناب اسپیکر — اسے آپ مجھے پڑھنے دیں تاکہ یہ تحریک التواء ہاؤس کی پراپرٹی بنے اس کے بعد آپ اس کی ایڈمیزابلیٹی پر بات کریں۔

تحریک التواء جو پیش کی گئی یہ ہے کہ میں قاعدہ نمبر ۷۰ کے تحت تحریک التواء کا نوٹس دیتا ہوں لہٰذا ایوان کی کارروائی روک کر اس فوری اہمیت کے حامل واقعہ کو زیر بحث لایا جائے واقعہ یہ ہے کہ آج روزنامہ جنگ کے اخبار میں مچھ جیل کی قیدیوں کی حالت زار ارباب اختیار کی توجہ چاہتی ہے کے عنوان سے شہ سرخی کے ساتھ شائع ہوئی ہے ایک مہذب ملک میں قیدیوں کے ساتھ اس قسم کا سلوک نہ صرف انسانی ہمدردی کی منافی ہے بلکہ یہ ایک سنگین جرائم کے مترادف بھی ہے لہٰذا قیدیوں کی بیان کردہ حالت زار پر توجہ ہماری اخلاقی اور قانونی فرض بنتا ہے اخبار کی سرخی منسلک ہے صادق عمرانی صاحب آپ اس کی ایڈمیزابلیٹی پر بات کریں۔

مسٹر محمد صادق عمرانی — جناب اسپیکر صاحب ہم یہاں پر جتنے بھی دوست بیٹھے ہیں ہم اس بڑی یونیورسٹی سے نکلے ہیں اور ہمیں وہاں کے لوگوں کی حالت زار کا بھی پتہ ہے جیل کے اندر جن حالات میں قیدی زندگی گزار رہے ہیں اس سخت ترین سردی میں کوئٹہ اور مچھ میں اس پہ ہم سب کا فرض بنتا ہے کہ ہم ان کے مسائل کے حل کے سلسلے میں بات کریں خصوصاً آپ لوگوں نے آج کے اخبار میں پڑھا ہوگا کہ سخت ترین سردی میں مچھ کے قیدیوں کو نہانے کے لیے کوئی گرم پانی میسر نہیں ہے جیل میں انہیں صرف ایک قمیض پہننے کے لیے دیا جاتا ہے حتیٰ کہ انہیں گرم کپڑے پہننے کی بھی اجازت نہیں ہے اسی طرح کوئٹہ جیل کی حالت ہے گرم پانی کا انتظام نہیں ہے

انھیں ایک کمبل دی جاتی ہے جسے ایک آدمی پانچ سال یا دس سال استعمال کرتا ہے اسی ایک کمبل میں وہ اس سخت ترین سردی میں رات گزار رہے ہیں لہٰذا میں ان تمام دوستوں سے گزارش کرتا ہوں جو اس طرف بیٹھے ہوئے ہیں وہ بھی اس توجہ طلب مسئلے پر توجہ دیں کوئٹہ جیل میں بھی جن حالات میں قیدی آتے ہیں ان پر تشدد کیا کیا جاتا ہے ان سے ملاقات کے لیے ان کے ماں باپ، بہن بھائی آتے ہیں ان سے رشوت لی جاتی ہے اور قیدی کو جب جیل میں لے جاتے ہیں تو ان کے پاؤں میں ڈنڈا بیڑی لگا دیا جاتا ہے جب اس سلسلے میں معاوضہ ادا کیا جاتا ہے تو ان کی بیڑیاں کھولی جاتی ہیں خوراک ناقص دی جاتی ہے یہ اہم مسئلہ ہے میرے خیال میں ہمارے کسی دوست کو اس پر اعتراض نہیں ہوگا یا اس سلسلے میں ہمیں یقین دہانی کرائی جائے کہ آج اخبار میں جو کچھ چھپا ہے اس سلسلے میں کارروائی ہوگی۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) - جناب اسپیکر صاحب چونکہ یہ واقعہ فوری اہمیت کا حامل نہیں ہے یہ تو صدیوں سے چلا آرہا ایک سسٹم ہے اس میں فوری اہمیت کا واقعہ ہوا نہیں ہے بلکہ ان کو ایک قرارداد کی طرح پیش کرنا چاہئے تاکہ اسمبلی کی طرف سے سفارشات مرتب ہو یہ تحریک التواء بنتی نہیں ہے اور ویسے بھی جہاں تک سہولیات ہم جیل کو دے رہے ہیں کیونکہ ہم خود بھی جیل میں رہے ہیں اور میں بحیثیت وزیر تمام جیلوں کا معائنہ کرچکا ہوں اور یہاں سے لے کر کے میں اسلام آباد' پشاور کے جیلوں کا معائنہ کرچکا ہوں تاکہ ہم اپنے جیلوں کو کس طرح امپرو (Improve) کرسکتے ہیں اس سے پہلے ہم نے ایک رپورٹ تیار کی جیلوں میں بیسویں صدی کے اس دور میں قیدیوں کو جیل میں کس طرح رکھا جائے اس سلسلے میں ہم نے اپنی سفارشات مرتب کی ہوئی ہیں اور چونکہ فنڈز ناکافی ہیں ایک جیل اگر تین سو آدمیوں کے لیے ہوتی ہے اس لیے Usually جو اس کے لیے سہولیات رکھی جاتی ہیں وہ کم پڑ جاتی ہیں مچھ میں بھی یہی مسئلہ ہے اگر وہ پانچ سو قیدیوں کے لیے ہے تو اس میں بارہ سو قیدی رکھے گئے ہیں بارہ سو قیدیوں کے لیے وہ چیزیں پیدا کرنا ذرا مسئلہ پڑ جاتا ہے اور جہاں تک یہ مسئلہ ہے اور اس کو کس طرح حل کیا جاتا ہے ایک دو ہم سنٹرل جیل اور بنا رہے ہیں جیلوں میں اضافہ تو نہیں کرنا چاہئے یہ تو اچھی بات نہیں ہے لیکن یہ مشکلات ہیں ایک جیل ہم پشین میں بنا رہے ہیں اور ایک جیل خضدار میں بنا رہے ہیں جہاں تک ان کے لیے گیس فلنگ وغیرہ کا مسئلہ ہے فنڈز کی کچھ

شارٹیج (Shortage) ہے ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اس میں اور اضافہ کیا جائے فی الحال مجھ میں جس طرح کہ اخبار میں لکھا ہوا ہے جیکٹ وغیرہ نہیں دیئے گئے ہم جیکٹ تو نہیں دے رہے ہیں ان کو لیکن چادر قسم کی چیز ہم ان کو دے رہے ہیں میرے خیال میں اس کو قرارداد کی شکل میں تو لا سکتے ہیں لیکن بنیادی مسئلہ ایک فنڈز ہیں ہم یہ نہیں چاہتے ہیں شاید کل ہم لوگوں میں سے کسی کو وہاں جانا پڑے ویسے بھی ہم لوگوں کو اس کو امپرو (Improve) کرانا چاہتے ہیں ہم خود چاہتے ہیں کہ اس کو امپرو کر سکیں ایک ۲۰ویں صدی کے جیل کا فرق پچھلی صدیوں سے ہونا چاہئے تو ہم قرارداد کی شکل میں تو اسے کر سکتے ہیں التواء کا تحریک تو یہ نہیں بنتا ہے۔

مولانا عبدالباری - جناب اسپیکر اگر اجازت ہو؟ میں ڈاکٹر صاحب کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں یہ کہ جیلوں میں تعمیر اور فنڈز کا مسئلہ نہیں ہے اصل مسئلہ یہ ہے کہ انگریز نے ۱۸۸۸ء میں جو رولز بنایا تھا برصغیر کے لیے وہ ایک انسانیت سوز مظالم کا بنیاد ہے کل رات جیل کا ایک آفیسر آیا تھا مجھے بتا رہا تھا کہ ایک پاؤ سو آدمیوں کے لیے مجھے دیا جا رہا ہے اور ایک چھٹانک گھی سو قیدیوں کے لیے مجھے دیا جا رہا ہے اور ڈسٹرکٹ کوئٹہ جیل میں ابھی آٹھ سو قیدی ہیں اسے بنایا تھا تین سو قیدیوں کے لیے تو اصل مسئلہ نہ قیدیوں کا ہے نہ تعمیر کا ہے اصل مسئلہ یہ ہے کہ ۱۸۸۸ء کا جو رول ہے اس میں ترمیم ہونی چاہئے اس میں اگر حکومت کی دلچسپی' ڈاکٹر صاحب خود ترمیم کریں اصل مسئلہ یہ ہے کہ رولز میں ترمیم کرنا چاہئے۔

جناب اسپیکر - صادق عمرانی صاحب......

مسٹر محمد صادق عمرانی - جناب اسپیکر صاحب اس سردی میں آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ایک انسان پابند سلاسل ہو اس کو گرم کپڑا پہننے کے لیے نہ دیا جائے اور اس سخت سردی میں ایک خستہ حال کمبل دیا جائے تو یہ اس کو بستر کی طرح استعمال کرے جناب یہ فوری نوعیت کا ہے۔

جناب اسپیکر - آپ سنیں......

مسٹر محمد صادق عمرانی - آپ جناب.......

جناب اسپیکر - آپ سنیں وزیر قانون نے جو کہا کہ ان کے کہنے کے بعد آپ اپنے اس

موشن کو پریس کرتے ہیں؟

محمد صادق عمرانی — میں اس کی...... (مداخلت)

ملک محمد سرور خان کاکڑ — (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر عرض یہ ہے کہ یہ اسمبلی کے قواعد و ضوابط کے ۷۲ (د) تحریک کسی ایسے مسئلے سے متعلق نہیں ہوگی جس کے بارے میں قرارداد پیش نہ کی جاسکتے ہو اگر ڈاکٹر صاحب چاہتے ہیں تو اس کے بارے میں ایسی تحریک التواء میں بھی تحریک پیش کی جاسکتی ہے اور اس کے لیے سفارش کی جاسکتی ہے قرارداد پیش کی جاسکتی ہے اسی آپ کے تحریک کے...... ۷۲ اور (د)........

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر) — میرا خیال ہے کہ قرارداد کے لیے کوئی دوسرا دن رکھیں قرارداد کو پیش کیا جائے اور متفقہ طور پر ہم قرارداد کی سفارش کریں اس کے لیے بجٹ اور فنڈ کا زیادہ انتظام کیا جائے۔

جناب اسپیکر — چونکہ بحث کے لیے اس کو ایڈمٹ نہیں کیا گیا ہے اس کی ایڈمزایبلٹی پر بات کریں

مسٹر محمد صادق عمرانی — جناب اسپیکر بات یہ ہے کہ وزیر متعلقہ کم از کم اتنا کر سکتا ہے کہ اس سردی میں قیدیوں کو گرم کپڑے اور گیس ہیٹر وغیرہ مہیا کریں یہ کوئی اتنا بڑا مسئلہ نہیں میرے خیال میں پچاس ساٹھ ہزار روپے سے زیادہ خرچہ نہیں آئے گا۔ دوسری بات قیدیوں پر تشدد کیا جاتا ہے وزیر متعلقہ ان کی تدارک کے لیے کچھ کر سکتا ہے۔ اور جہاں تک بات قرارداد کی ہے وہ تو بعد میں بھی پیش ہو سکتا ہے۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر) — جناب اسپیکر جہاں تک ہیٹر گیس کا تعلق ہے ہم کوشش کریں گے۔ اور وزیر اعلیٰ سے کہیں گے جتنا فنڈ ہو سکا ان کی گیس کا مسئلہ حل کروائیں گے۔ اور جہاں تک تشدد کی بات ہے۔ ہم ان کی تفتیش کر کے تدارک کرائیں گے۔

محمد صادق عمرانی — جناب اسپیکر میں وزیر قانون وپارلیمانی امور سے گزارش کرتا ہوں اس فلور پر جیلوں میں قیدیوں سے ہونے والے تشدد کے سلسلے میں ایک کمیٹی کا اعلان کریں تاکہ یہ

کمیٹی والے خود جا کر جیلوں کا معائنہ کریں۔

جناب اسپیکر ۔ بہتر ہوتا کہ معزز رکن تحریک التواء کے بجائے کوئی قرار داد پیش کرتے۔ کیونکہ یہ تحریک التواء نہیں بنتی ہے۔ کیونکہ یہ فوری اہمیت کا معاملہ نہیں اور نہ حال ہی میں وقوع پزیر ہوا ہے لہٰذا میں اسمبلی کے قاعدہ ۷۰ کے تحت اسے خلاف ضابطہ قرار دیتا ہوں۔

تحریک التواء نمبر۱۱ مولوی محمد عطاء اللہ صاحب کا ہے۔ لہٰذا وہ اپنی تحریک ایوان میں پیش کریں۔

مولانا محمد عطاء اللہ ۔ جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں مندرجہ ذیل تحریک التواء پیش کرتا ہوں کہ ۶ جون ۱۹۹۳ء کو حکومت بلوچستان نے نوٹیفیکیشن نمبر ایس۔ ای۔ سی۔ ۱-۱ (I) ۶'۷ مورخہ ۹۳-۶-۶ کے تحت ایک سو سنتیس لیکچرز ایڈھاک بنیادوں پر تعینات کیے۔ یہ کہ مورخہ ۲۱ جنوری ۱۹۹۴ء کو حکومت بلوچستان نے مذکورہ بالا لیکچرز کی ملازمت میں مزید چھ ماہ کی توسیع کی ہے۔ لیکن مورخہ ۱۷-۱-۹۴ کو (۹) لیکچرز جن میں سے آٹھ لیکچرز اسلامیات کے ہیں اور ایک لیڈی لیکچرر کامرس کی ہے کو ملازمت سے برخاست کیا ہے۔ یہ ایک امتیازی سلوک ہے اگر ایڈھاک مدت میں دیگر لیکچرز کو چھ ماہ کی توسیع ملی ہے۔ تو ان نو لیکچرز کا بھی حق ہے۔ کہ ان کی ملازمت میں اتنی توسیع کی جاسکے اس سے زیادہ افسوس ناک بات یہ بھی ہے۔ کہ ملازمت سے برخاست ہونے والے آٹھ لیکچرز کا موضوع اسلامیات ہے۔ یہ انتہائی اہم اور فوری نوعیت کا مسئلہ ہے۔ اور صوبے کے باشندوں کے حقوق کا مسئلہ ہے لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر ۔ تحریک التواء جو پیش کی گئی یہ ہے۔ کہ ۶ جون ۱۹۹۳ء کو حکومت بلوچستان نے نوٹیفیکیشن نمبر ایس۔ ای۔ سی۔ ۱-۱ (I) ۶'۷ مورخہ ۶ جنوری ۱۹۹۳ء کے تحت ایک سو سنتیس لیکچرز ایڈھاک بنیادوں پر تعینات کیں۔ اور مورخہ ۲۱ جنوری ۱۹۹۴ء کے حکومت بلوچستان نے مزکورہ بالا لیکچرز کی ملازمت میں مزید چھ ماہ کی توسیع کی ہے۔ لیکن مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۹۴ء کو نو لیکچرز جن میں سے آٹھ لیکچرز اسلامیات کے ہیں۔ اور ایک لیڈی لیکچرز کامرس کی ہے۔ کو ملازمت سے برخاست کیا ہے۔ یہ ایک امتیازی سلوک ہے اگر ایڈھاک مدت میں دیگر لیکچرز کو چھ ماہ کی

توسیع ملی ہے۔ تو ان نو لیکچرز کا بھی حق ہے۔ کہ ان کی ملازمت میں اتنی توتوسیع کی جائے۔ اس سے زیادہ افسوس ناک بات یہ ہے۔ کہ ملازمت سے برخاست ہونے والے آٹھ لیکچرز کا موضوع اسلامیات ہے۔ یہ انتہائی اہم اور فوری نوعتی کا مسئلہ ہے اور صوبے کے باشندوں کے حقوق کا مسئلہ ہے۔ لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر ۔ مولانا صاحب اس کی قبولیت کے بارے میں کچھ فرمائیں۔

مولانا محمد عطاء اللہ ۔ جناب اسپیکر شہریوں کے ساتھ مساوی سلوک رکھنا حکومت کا فرض ہے۔ اگر حکومت ایک سو سینتیس 137 لیکچرز کی ایڈھاک کی مدت میں توسیع کی اخراجات برداشت کر سکتا ہے۔ تو ان آٹھ یا نو لیکچرز کا کیا قصور ہے۔ ان کے ساتھ امتیازی سلوک روا رکھنا اخلاقاً شرعاً ناجائز ہے۔ اگر آسامیاں پبلک سروس کمیشن کے ذریعے پر کرانی ہیں تب بھی ان کے ساتھ یکساں سلوک پاکستان کے آئین کا تقاضا ہے۔ کہ تمام شہریوں کے ساتھ برابر سلوک کیا جائے۔ اس طرح یہ اقدام غیر آئینی ہے۔ لہٰذا میں وزیر تعلیم اور وزیر اعلیٰ بلوچستان سے مطالبہ کرتا ہوں کہ ان نو لیکچرز کی ایڈھاک کی مدت میں چھ ماہ توسیع کی جائے شکریہ۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ (وزیر تعلیم) ۔ جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں اس مسئلے کی وضاحت کرتا ہوں اور ساتھ محرک کی تحریک التواء کی مخالفت کرتا ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ مولانا صاحب نے کہا ایک سو سینتیس ۱۳۷ لے گئے ہیں لیکن ہم نے ایکچولی Actually جو لیے ہیں۔ وہ ایک سو اکیس (۱۲۱) اور ان میں سے اٹھاون (۵۸) کو لینے کے بعد سپریم کورٹ کا فیصلہ آیا۔ کہ تمام پوسٹین Proper advertisment پراپر ایڈور ٹائزمنٹ تھرو پبلک سروس کمیشن پر کی جائیں مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جب ہم حقوق کی بات کرتے ہیں جیسا کہ مولوی صاحب نے کہا کہ یہ غیر آئینی غیر شرعی ہے میں کہتا ہوں کہ شرع شریعت کا نام ہے جس کا مطلب حق دار کو اس کا حق دینا۔ مولانا صاحب یہ ہمارے لیے بڑا آسان ہوتا ہے کہ ہم دو سو آدمی اپنا بھرتی کرتا کیونکہ ہمارے پاس دو سو پوسٹیں تھیں لیکن میں نے تمام کے تمام پبلک سروس کمیشن کو دے دئے اور ان میں یہ ہوا جو لڑکے پبلک سروس کمیشن نے لی ہے ان میں میجارٹی جو ہم نے ایڈھاک پر رکھا تھا انہوں نے سلیکٹ نہیں کیں۔ اب ہمارے پاس یہ

تھا کہ جو لڑکے ہم ایکومنڈیٹ accommodate کرسکتے تھے یعنی ہمارے پاس جو پوسٹیں ایویلبل available تھیں۔ ان کے لیے ہم نے چھ مہینے کے لیے ان کی ملازمت میں توسیع کر دی۔ لیکن جہاں تک اسلامیات کے لیکچرز کا مسئلہ ہے۔ اسلامیات میں ہمارے پاس دس سیٹیں تھی اور پبلک سروس کمیشن نے دس لی جن میں سے سات نئے اور تین ایڈھاک والوں میں سے۔ اس طرح جو سات رہ گئے ان کو ایکومنڈیٹ accommodate کرنا ہمارے کو بڑا مشکل پڑا۔ اور یہ ایک ٹیکنیکل مسئلہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں اس میں جو لڑکے رہ گئے ہیں ان کا سب سے بڑا مسئلہ زونل ایلوکیشن کا ہے۔ ہم چیف منسٹر صاحب کو کیس بھیج رہے ہیں۔ اور ہماری کوشش ہوگی کہ ہم کسی کو نوکری سے محروم نہ کریں۔ لیکن جب ہم پبلک سروس کمیشن کی بات کرتے ہیں۔ یا میرٹ کی بات کرتے ہیں قانون اور بالادستی کی بات کرتے ہیں۔ تو مولوی صاحب سے میری گزارش ہے کہ ہم نے ان کو نہیں نکالا بلکہ انہوں نے پبلک سروس کمیشن کو فالو (follow) نہیں اور ہمارے پاس ایویلبل (available) سیٹیں نہیں تھیں۔ جہاں پر ہمارے پاس ایویلبل available سیٹیں تھے ہم نے ان کو ایکومنڈیٹ accommodate کی جہاں تک اسلامیات کے ساتھ (۷) اور کامرس کے ایک لیکچرز ہے وہ ایکسسز excess میں تھے۔ ہم نے چیف منسٹر کو سمری بھیج رہے ہیں اگر وہ زونل ایلوکیشن کو ریلکس کرتا ہے۔ تو تب ہم یہ تمام ایڈھاک کو اس وقت ایڈجسٹ کرسکتے ہیں۔ بصورت دیگر ہم ان کو ایڈجسٹ نہیں کرسکتے۔ کیونکہ کل پھر اسی زونل ایلوکیشن کا مسئلہ آئے گا۔ کہ جی جی آپ نے فلاں فلاں ڈویژن کے کوٹے کو فلاں کو دیا۔ میرے خیال میں اس تفصیلی وضاحت کے بعد مولانا صاحب اپنی تحریک پر زور نہیں دیں گے۔ اگر کوئی مسئلہ ہو اذاتی طور پر ان کو اس کی تفصیل اس کو بتادوں گا مہربانی۔

مولوی محمد عطاء اللہ – جناب اسپیکر میں وزیر تعلیم کی وضاحت کے بعد میں اپنی تحریک پر زور نہیں دیتا۔

جناب اسپیکر – محرک نے وزیر تعلیم کی وضاحت کے بعد اپنی تحریک پر زور نہیں دی۔

جناب اسپیکر – مولانا عبدالباری صاحب قرارداد نمبر(۳) پیش کریں

مولانا عبدالباری – جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ حالیہ زلزلہ کی وجہ سے ضلع پشین کے عوام کا مالی و جانی نقصان ہوا ہے اور عوام اس شدید سردی میں کھلے آسمان تلے خیموں میں رہائش پذیر ہیں۔ لہٰذا متاثرین کو فوری طور پر معاوضہ دیا جائے اور ضلع پشین کو آفت زدہ علاقہ قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر ۔ قرارداد جو پیش کی گئی یہ ہے کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ حالیہ زلزلہ کی وجہ سے ضلع پشین کے عوام کا مالی و جانی نقصان ہوا ہے اور عوام اس شدید سردی میں کھلے آسمان تلے خیموں میں رہائش پذیر ہیں۔ لہٰذا متاثرین کو فوری طور پر معاوضہ دیا جائے اور ضلع پشین کو آفت زدہ علاقہ قرار دیا جائے۔

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر) ۔ جناب اسپیکر صاحب یہ مسئلہ میرے خیال میں کہ ہماری گورنمنٹ نے اس کو کافی توجہ دی ہے اس کے لیے جناب وزیر اعلیٰ صاحب گورنر صاحب تمام وزرا تقریباً گاؤں گاؤں اور گھر گھر گئے اس ایریا میں بھی اور وہاں گوادر میں بھی جو جو آفت زدہ علاقے تھے اس کے لیے وزیر اعلیٰ صاحب نے مہربانی کر کے تیس لاکھ روپے ریلیف فنڈ کے لیے رکھے اور میرے خیال میں ہم لوگوں نے کوشش کر کے پانچ سو خیمے مختلف ریڈ کراس اور دوسرے اداروں سے حاصل کئے اس میں ابھی تک وہ پیسے تقسیم نہیں ہوئے ہیں البتہ کچھ خیمے تقسیم ہوئے ہیں باقی نہیں ہوئے اور میں سمجھتا ہوں کہ محرک کا زیادہ اس سلسلے سے تعلق ہے کہ جو کمیٹی ہم نے بنائی تھی ڈپٹی کمشنر صاحب کے سپرد کی گئی تھی کہ آپ یہ پیسے اور خیمے تقسیم کریں اس میں جو کمیٹی بنی تھی وہ نہ آج تک بیٹھی ہے اور نہ اس نے پراپر proper نام دیئے ہیں کل اور پرسوں میں ڈپٹی کمشنر صاحب پشین سے ریکویسٹ request کی کہ آپ مہربانی کر کے مولانا باری صاحب نے تین نام دیئے ہیں ہم لوگوں نے دیئے ہیں سرور خان صاحب نے دیئے ہیں کہ ان کو بلا کر جو تیس لاکھ روپے پڑے ہیں ان کو جلد از جلد تقسیم کیا جائے اور سوا ڈیڑھ سو کے قریب خیمے پڑے ہوئے ہیں وہ بھی تقسیم کرے تو اس میں میرے خیال میں بجائے اس کے کہ گورنمنٹ کے پیسے پہنچ گئے ہیں ایک دو مہینے پہلے پہنچ چکے ہیں وہ پشین میں ٹھہرے ہوئے ہیں اب کمیٹی کا کام ہے کہ اس کو تقسیم کرے اور اسی طرح اس مسئلے میں گوادر کا بھی مسئلہ ہے اس کو بھی پیسے دیئے گئے ہیں اور جہاں تک کہ آفت زدہ ہونے کا مسئلہ ہے آفت زدہ تو ہے اس میں کوئی شک نہیں ہیں لیکن آفت

زدہ علاقوں کے لیے میں ذاتی طور پر اس کا تائید کرتا ہوں کہ آفت زدہ جتنے بھی علاقے ہیں چاہے گوادر کا ہو چاہے یہاں کا ہو ٹیکس تو کوئی خاص شاید نہیں ہیں اگر ہے تو میرے خیال میں اگر اس کو معاف کیا جائے تو بہتر ہوگا۔

مولانا عبدالباری ۔ جناب اسپیکر صاحب اسی قرار داد کے ذریعے سے اگر میں نے صوبائی حکومت کو مخاطب کیا ہے لیکن صوبائی حکومت نے ذریعے سے مرکزی حکومت کو یہ سفارش کرتا ہوں کہ جس طرح ہم لوگوں نے ٹیلی ویژن پر بھی بتایا تھا اور مرکزی حکومت کو پریس کانفرنس کے ذریعے سے بھی بتایا تھا کہ صوبائی فنڈ سے یہاں کے جو زلزلے کے متاثرین ہیں وہ امداد پورا نہیں کر سکتا مرکزی حکومت کچھ نہ کچھ امداد کریں اور دوسری بات یہ ہے کہ قرارداد میں ضلع پشین کو آفت زدہ علاقہ قرار دیا جائے اس پوائنٹ کا تعلق مرکز سے ہیں بیشک ضلع پشین میں اتنے ٹیکسز تو نہیں لیکن واپڈا چارجز اور چارجز ہیں تو اسی قرارداد کے ذریعے سے میں مرکزی حکومت سے سفارش کر سکتا ہوں صوبائی حکومت کے ذریعے سے کہ وہ واپڈا اور چارجز کو ایک سال کے لیے معاف کیا جائے۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر) ۔ جہاں تک ٹیکسز کا مسئلہ ہے اس پر تو ہو سکتا ہے اور جہاں تک واپڈا کا مسئلہ ہے یہ تو اٹونامس باڈی autonomous body ہے اس کے چارجز ایسے ہیں کہ اتنے یونٹ خرچ کرو اتنے پیسے دے دو۔

نواب ذوالفقار علی مگسی (قائد ایوان) ۔ جناب اسپیکر صاحب جہاں تک پشین ڈسٹرکٹ کا اور کوسٹل ایریا کا تعلق ہے ان کے لیے تیس' تیس لاکھ روپے ریلیف فنڈ سے بھجوا دیئے ہیں اور کمیٹی بنا دی ہے جو تقسیم کریں گے اور آگیا آپ کا آفت زدہ قرار دینا اور میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت سارا بلوچستان آفت زدہ ہے بارشیں اس سال ہوئی نہیں ہیں لوگ نقل مکانی کر کے چلے گئے پینے کا پانی ہے نہیں ہم نے خود ان علاقوں کا دورہ کیا ہے تو آپ اس سے بخوبی واقف ہوں گے جب ہم نے مستونگ میں ایگریکلچرل کانفرنس اٹینڈ attend کی اور میں نے فیڈرل گورنمنٹ کو یہ سفارش کی کہ بلوچستان پہ جو واپڈا ڈیوز dues ہیں دو ارب کے لگ بھگ

ہیں تو ان کو معاف کیا جائے اور یہ غریب زمیندار اس کو برداشت نہیں کر سکتے کہ اتنا بھاری رقم ادا کرے لیکن آپ نے اخباروں میں بھی پڑھا ہوگا کہ فیڈرل گورنمنٹ نے میرے اس سفارش کو مسترد کر دیا تو اگر مولانا باری صاحب چاہتے ہیں کہ ایک دفعہ اور ہم فیڈرل گورنمنٹ کو لکھ دیں کہ جو بھی فیڈرل ٹیکسز ہے بلوچستان کے اوپر ان کو معاف کیا جائے تو میں ان کی قرارداد کی تائید ضرور کرتا ہوں۔

مولانا عبدالباری — جناب اسپیکر صاحب سارا بلوچستان بارش نہ ہونے کی وجہ سے متاثر و یقینی ہے لیکن زلزلے کی وجہ سے خاص طور پر پشین متاثر ہے اگر جس طرح قائد ایوان نے فرمایا وہ سفارش کریں مرکزی حکومت چاہے مانے یا نہ مانے

جناب اسپیکر — سوال یہ ہے کہ چونکہ جو قرارداد پیش کی گئی وہ صوبائی حکومت سے متعلق تھی قائد ایوان اور متعلقہ وزیروں نے اس کے بارے میں وضاحت کی کہ صوبائی حکومت نے حتیٰ الوسعی اور حتیٰ المقدور اپنے ریلیف فنڈ سے ان کے لیے فنڈ مہیا کیا ہے آپ اپنی قرارداد پر زور دیتے ہیں؟

مولانا عبدالباری — جناب اسپیکر صاحب میرے خیال میں اس کو منظور کریں اس میں کوئی اختلاف کا مسئلہ نہیں ہے اور یہاں پہ جو لکھا ہے کہ ضلع پشین کو آفت زدہ علاقہ قرار دیا جائے اس بارے میں صوبائی حکومت اور اس ایوان کے ذریعے سے مرکزی حکومت کو سفارش ہو جائے

جناب اسپیکر — مرکزی حکومت سے سفارش کے لیے یعنی ترمیم کے ساتھ جو قرارداد پیش کی گئی قائد ایوان اور وزیر موصوف نے اس کی وضاحت کی و قرارداد اس حیثیت سے پیش کی جاتی ہے کہ مرکزی حکومت سے سفارش کی جائے کہ ان کو آفت زدہ علاقہ قرار دے کر یہاں پر جو ریونیوز revenves ہیں ٹیکسز Taxes ٹیکسز ہیں ان کو ختم کیا جائے

سید شیر جان بلوچ — جناب اسپیکر صاحب سفارش میں اور وضاحت ہونی چاہیے مرکزی گورنمنٹ سے کہ وہاں فشریز لون بھی ایگریکلچرل کے وہ بھی شروع کی جائے تاکہ متاثرین اپنا لون Loan لے کر کچھ کر سکیں اس سفارش میں ہو

جناب اسپیکر ۔ وہ آپ قائد ایوان سے ملیں ان کو بتا دیں۔یعنی قرارداد میں یہ ترمیم کی گئی کہ "یہاں پر جو ریونیوز ہیں ٹیکسز ہیں ان کو ختم کیا جائے"

(قرارداد ترمیم شدہ صورت میں منظور کی گئی)

جناب اسپیکر ۔ بلوچستان صوبائی اسمبلی کے لئے مونوگرام بنانے کے لیے گزشتہ اسمبلی میں قاعدہ (۱۷۰) کے تحت خصوصی کمیٹی تشکیل دی گئی تھ لیکن اسمبلیوں کی تحلیل کی وجہ سے خصوصی کمیٹی بلوچستان صوبائی اسمبلی کے نئے مونوگرام کی منظوری نہ دے سکی لہٰذا مولانا عبدالواسع صاحب قاعدہ نمبر(۱۷۰) کے تحت بابت خصوصی کمیٹی کی تشکیل برائے منظور مونوگرام بلوچستان صوبائی اسمبلی اپنی تحریک پیش کریں۔

مولانا عبدالواسع ۔ جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ یہ ایوان قواعد وانضباط کا بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۱۷۰ کے تحت درج ذیل اراکین پر مشتمل ایک خصوصی کمیٹی تشکیل دے جو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے لیے ایک ایسا نیا مونوگرام واضع کرے جو صوبے کی جغرافیائی اور ثقافتی خدو خال کی عکاسی کرے۔نیز کمیٹی اپنے پہلے اجلاس میں اپنا چیئرمین منتخب کرے اور اپنی رپورٹ تین ماہ کے اندر ایوان میں پیش کرے۔

۱۔ عبدالوحید بلوچ
۲۔ مولانا عبدالباری
۳۔ عبدالحمید خان اچکزئی
۴۔ سعید احمد ہاشمی
۵۔ میر لشکری خان رئیسانی
۶۔ میر محمد اکرم بلوچ
۷۔ ظہور حسین کھوسہ
۸۔ سید شیر جان بلوچ
۹۔ نواب خان ترین

جناب اسپیکر - تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ یہ ایوان قواعد وانضباط کا بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۱۷۰ کے تحت درج ذیل اراکین پر مشتمل ایک خصوصی کمیٹی تشکیل دے جو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے لیے ایک ایسا نیا مونوگرام واضع کرے جو صوبے کی جغرافیائی اور ثقافتی خدو خال کی عکاسی کرے۔ نیز کمیٹی اپنے پہلے اجلاس میں اپنا چیئرمین منتخب کرے اور اپنی رپورٹ تین ماہ کے اندر ایوان میں پیش کرے۔

۱۔ عبدالوحید بلوچ

۲۔ مولانا عبدالباری

۳۔ عبدالحمید خان اچکزئی

۴۔ سعید احمد ہاشمی

۵۔ میر لشکری خان رئیسانی

۶۔ میر محمد اکرم بلوچ

۷۔ ظہور حسین کھوسہ

۸۔ سید شیر جان بلوچ

۹۔ نواب خان ترین

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر) - یہ کمیٹی اگر وہ سمجھتے ہیں کمیٹی بنائی ہے میرے خیال میں کمیٹی پر ہم لوگوں کو اعتراض تو کسی کو نہیں ہے کمیٹی اپنی میٹنگ وغیرہ مقرر کرے چیئرمین منتخب کرے اور اس میں اس کے متعلق سوچیں اس میں کوئی ایسا مسئلہ ہے نہیں۔

جناب اسپیکر - تحریک منظور کی گئی تحریک نمبر ۸ مورخہ ۱۸ جنوری ۱۹۹۴ء کے اجلاس میں ملک سرور خان کاکڑ کی تحریک التواء نمبر ۸ باضابطہ قرار دی گئی تھی اور اس پر بحث کے لیے قاعدہ نمبر ۷۵/۴ کے تحت دو گھنٹے کا وقت مقرر کیا گیا ہے لہٰذا جو معزز رکن اس تحریک پر بحث کرنا چاہیں تو وہ باری باری بحث میں حصہ لیں ملک سرور خان کاکڑ جو تحریک کے محرک ہیں۔

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر) - یہ تحریک میرے خیال میں ایک اخباری

تراشی پر منظور کی گئی تھی آج دوسرے اخبار میں اس کی تردید آگئی میرے خیال میں بحث کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی۔

جناب اسپیکر ۔ محرک پہلے بولیں

ملک محمد سرور خان کاکڑ ۔ جناب اسپیکر عرض یہ ہے کہ ایک تحریک التواء جب منظور کی جاتی ہے کسی مسئلے پر یا صوبے کے تمام امن و امان کے بارے میں جو بحث و مباحثہ ہوگا اس میں ایک مسئلے کی بات نہیں ہے سارے صوبے کی بات ہے ہم نہیں چاہتے ہیں کہ اس حکومت کو جو بھی بات چیت ہوگی یا ایک بلیک میلنگ کی طرح ہم اس کو بلیک میل کرنا چاہتے ہیں ہم ان کی مدد کرنا چاہتے ہیں۔ ہمارے صوبے میں امن امان کی جو صورت حال ہے اور جو واقعات وقتاً فوقتاً رونما ہوتے گئے ہیں ان کے بارے میں (seriously) سوچا جائے اور اس معزز ایوان میں اس پر بحث ہو اور اس بحث میں بجائے کہ ہم ایک دوسرے کے خلاف الزام تراشی کریں بلکہ ایک تعمیری نقطہ چینی ہم چاہتے ہیں کہ ہم وزیر اعلیٰ صاحب کو نوٹس میں وہ تمام واقعات و حالات جو اس صوبے میں رونما ہوچکے ہیں یا ہو رہے ان کے بارے میں ان کے نوٹس میں وہ باتیں لائی جائیں یہ تحریک التواء جب بھی منظور ہوتی ہے یا اس کے لیے اسپیکر صاحب جو دن مقرر کرتا ہے تو وہ اس میں تمام ایوان بحث کر سکتا ہے اور ہر ممبر اپنے سمجھ بوجھ اور ان کے جو اطلاعات ہیں اس کے بارے میں اس معزز ایوان کو وہ اعتماد میں لے سکتے ہیں اور یہ ایک اچھی روایت ہوگی۔ کہ ہم اس ایوان میں آکر کے اس معزز ایوان میں وہ تمام واقعات اور تمام حالات اس ایوان کے فلور پر پیش کیے جائیں اور اس سے وہ بلوچستان کے عوام کیونکہ ہم اس صوبے کے عوام کے منتخب نمائندے ہیں اور اب عوام کے نمائندہ ہونے کی حیثیت سے یہ ہم پر بھاری ذمہ داری ہے کہ ہم عوام کی جان و مال کی تحفظ کے لیے اس ایوان میں بحث کریں۔

جناب اسپیکر ۔ آپ سے گزارش ہے کہ آپ کا جو نقطہ یا تحریک تھا اس پر بحث کریں جو تحریک منظور ہوئی تھی اس پر آپ اگر کچھ روشنی ڈالیں بعد میں پھر آپ نصیحت کریں۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ ۔ جناب اسپیکر ایک نقطہ نہیں ہے اس نقطے پر بھی بحث

کروں گا جس کی بنیاد پر تحریک التواء پیش کی گئی تھی اور بھی بہت سے واقعات رونما ہوئے ہیں اس پر بحث کروں گا جو اس صوبے میں ہو رہے ہیں لہٰذا یہ کوئی قانونی قاعدہ جناب اسپیکر ہمیں معزز رکن یہ بتا دیں کہ آپ صرف اسی ایک نقطہ پر بات کرسکتے ہیں یا اسی ایک نقطے کے لیے تحریک التواء منظور ہوتی ہے تو میں کہتا ہوں کہ یہ اس قاعدے اور ضوابط کے تحت غلط ہے کیونکہ جب ایوان میں ایک تحریک منظور ہوتی ہے تو اس پر عموماً ایک بحث ہوتی ہے اور آپ نے خود پرسوں اس کے لیے دو گھنٹے اسی لئے بحث مقرر کی ہے کہ اس پر بحث ہونی چاہیے اگر وہ ایک مسئلے پر بحث کرنا چاہتے ہیں تو ہم اپنی ذمہ داریوں سے روگردانی کررہے ہیں کہ ہم اس معزز ایوان میں اپنی ذمہ داری کو نبھانے کی بجائے اس سے دوڑنا ہیں اس سے آنکھیں چھپانا چاہتے ہیں جو ٹریژری بینچز شائد یہ نہیں چاہتے ہیں لیکن اپنے وزیر اعلیٰ قائد ایوان صاحب سے یہ ریکویسٹ (request) کرتا ہوں کہ تحریک التواء صرف ایک واقعہ کے بارے میں نہیں ہوتا ہے سارے واقعات اس بحث میں آتے ہیں اور دو گھنٹے اس لئے مقرر کئے جاتے ہیں کہ تمام واقعات جو صوبے میں ہیں لاء اینڈ آرڈر سچویشن (Law and order situation) کے بارے میں اس پر بحث و مباحثہ ہو

مسٹر سعید احمد ہاشمی (وزیر) (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر معزز رکن میرے خیال میں اس نقطے تحریک پر بولیں ہم میں سے تو کوئی نہیں اٹھا نہ ہم نے اعتراض کیا آپ نے انہیں ٹائم دیا ہم انتظار میں ہیں کہ کچھ روشنی ڈالیں کچھ ہماری رہنمائی فرمائیں۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ - یہ اپنے جعفر خان مندوخیل صاحب نے اعتراض کیا تھا کہ وہ اس نقطے پر بات کرسکتا ہے میں نے وضاحت کی۔

نواب ذوالفقار علی مگسی (قائد ایوان) - جناب اسپیکر ہمیں اعتراض نہیں ہے کہ آج دو گھنٹے یا سارا دن اسمبلی چلائیں ہمیں اعتراض نہیں ہے لیکن آپ ایک رولنگ دیں کہ جو تحریک التواء پیش کی گئی ہے اس پر آج بحث ہوگی یا جنرل Law and order situation پر آج بحث ہوگی اس پر آپ رولنگ دیں پھر ہم چلتے رہتے ہیں سارا دن۔

جناب اسپیکر ۔ میں نے محرک سے کہا کہ جو تحریک آپ نے پیش کی تھی اور جو ایڈمیٹ ہوئی تھی آپ اس پر روشنی ڈالیں اور اس کے بعد اگر کوئی اور معزز رکن اس پر بات کرنا چاہے تو بات کریں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر) ۔ جناب اسپیکر میرے خیال میں اس کے متعلق جس اخبار کا تراشہ جس کی بنیاد یہ تحریک منظور کی گئی تھی اب دوسرا اخبار کا بیان میرے خیال میں وہ آیا ہوا ہے جو واقعات اس دن بیان کئے گئے تھے سب کی تردید کی گئی ہے میرے خیال میں سرور خان صاحب اگر اس میں اور وضاحت چاہتے ہیں میرے خیال میں اس کے پاس بھی پہنچ گیا وہ اخبار کے تردیدی بیان اس کے باوجود اگر وہ کوئی وضاحت چاہتے ہے تو وہ اس نقطے کو اٹھائیں تاکہ اس کی وضاحت کی جائے۔

سردار محمد اختر مینگل ۔ (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر جو اخبار میں خبر شائع ہوئی تھی میرے خیال ۱۶ جنوری کی ہے کہ ہمارے عرب امارات کے شہزادہ کی گاڑی اغواء کی گئی تھی تو اس کی تردید آج پھر اخبار میں آئی ہے جیسے کہ ہمارے وزیر صاحب نے بتایا لیکن اس دن کے اجلاس میں میں اپنے قائد ایوان سے اس کی وضاحت چاہوں گا اس دن میرے خیال اگر ہم سب کا حافظہ ٹھیک ہے انہوں نے یہی وضاحت کی تھی کہ گاڑی برآمد کی جا چکی ہے اگر وہ اس کی تردید کر رہے ہیں ہمارے شیخ صاحب تو وہ کسی کی گاڑی برآمد کی گئی تھی ایسا نہیں ہو کہ کوئی اور شیخ ہیں یا کسی غریب بیچارے کی گاڑی برآمد کی گئی ہو تو اس کی وضاحت ہم ذرا چاہیں گے۔

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر) ۔ جناب اسپیکر گاڑی مل گئی تھی برآمد کی گئی مل گئی تھی بیان میں کچھ اخبار کا بھی کچھ وضاحت ہے کہ گاڑی مل گئی تھی ادھر ان کی گاڑی گم گئی تھی بیابان میں مل گئی تھی یہ تو اسی دن جو وضاحت ہوئی ہے وہ بھی اس کے حوالے سے آئی تھی کوئی ایسی نئی بات نہیں آئی۔ (شور)

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر) ۔ نہیں اخبار کے تراشے میں جو انہوں نے تردید کی ہے اس میں کلیرلی Clearly یہ لکھا گیا ہے کہ بھٹک گئی تھی ڈرائیور کیونکہ بیابان میں

وہ شکار کھیل رہے تھے کہیں ان کا راستہ بھٹک گیا ہے بعد میں جب لوگ اس کے پیچھے گئے گاڑی ڈھونڈلی ہے اس طرح آج کے اخبار میں جو وضاحت آئی وہ شیخ کی طرف سے (شور) چار آدمی تھے وہ گاڑی تھی وہ دونوں ان تک پہنچ گئے کچھ وقت بھٹکے تھے اس کے پیچھے جب لوگ گئے انہوں نے ڈھونڈلیا واپس لئے آئے آج کے اخبار میں وضاحت آئی ہے اس کو آپ پڑھ کر سنا سکتا ہوں جو آج تردید آئی ہے ان کی اپنی طرف سے شیخوں کی طرف سے

ملک محمد سرور خان کاکڑ — (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر کل گورنمنٹ آف بلوچستان نے ایک پریس ریلیز جاری کیا تھا محکمہ داخلہ کا۔ "محکمہ داخلہ حکومت بلوچستان نے بعض اخبارات میں شائع ہونے والی ان خبروں کی سختی سے تردید کی ہے کہ دکی کے علاقہ میں متحدہ عرب امارات کے ایک شہزادے کی کسی گاڑی کو تاوان کے لیے اغواء کیا گیا اور ایک سینیٹر کے بھائی اس واقعہ میں ملوث ہیں۔ محکمہ داخلہ کی جانب سے آج یہاں جاری کئے گئے ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ دکی کے علاقہ میں کسی غیر ملکی مہمان کی گاڑی کا کوئی اغواء نہیں ہوا۔ اور ایسا کوئی واقعہ سرے سے پیش ہی نہیں آیا بیان میں اخبارات پر زور دیا گیا کہ وہ ایسی غلط اور بے بنیاد خبروں کی اشاعت سے گریز کریں"

جناب اسپیکر — کل اس معزز ایوان کے فلور پر ٹریژری بنچز اور خصوصاً وزیر قانون نے بھی یہ بات کہی تھی کہ گاڑی برآمد کرلی گئی ہے اس پر تحقیقات ہو رہی ہے خود وزیر اعلیٰ نے جو ہاؤس کے قائد ایوان بھی ہیں انہوں نے بھی یہ کہا کہ میں اس معاملہ کی تحقیقات کر رہا ہوں انشاء اللہ کلیو clue مل جائے گا صرف آپ ان لوگوں کے نام بتادیں یہ کل ہی انہوں نے کہا۔ کل کی کارروائی میں کہا۔ لیکن کل انہوں نے پریس ریلیز جاری کیا اس میں سرے سے انہوں نے انکار کر دیا ہے کہ ایسا کوئی واقعہ رونما ہی نہیں ہوا۔ آپ خود بتائیں۔ کہ کون سی خبر صحیح ہے اور کون سے خبر غلط ہے پھر حکومت بلوچستان کا پریس ریلیز ہے "خبرنامہ ۱۳۸۹۴ء۔ مورخہ ۱۹ جنوری۔ محکمہ داخلہ۔ وضاحت۔ یہ عنوان۔ محکمہ داخلہ کی وضاحت۔ منسوخ کردیا گیا ہے لہٰذا اس کی اشاعت روک دی جائے۔ نائین تھرٹی پی ایم "ظفر علی۔

چارج کرپانچ منٹ پر انہوں نے پریس ریلیز ایشو کیا تھا کہ کوئی واقعہ نہیں ہوا۔ اور رات کے

نو بجے اس پریس ریلیز کو دوبارہ لیا جائے اور اخبارات کو اسے شائع کرنے سے منع کیا گیا۔ آپ خود بتائیں کہ اس معزز ایوان سے کیوں حقائق اور بیانات حکومت سامنے لانے سے حکومت کترا رہی ہے اس واقعہ سے ہم کس کے لیے مسئلے نہیں پیدا کرنا چاہتے یا بات کو نہیں بڑھانا چاہتے بات یہ ہے کہ ایک بات جس پر تحریک التواء آپ نے منظور فرمائی ہے حکومت کی طرف سے تین پریس ریلیزز جاری ہوئے کہ یہ واقعہ سرے سے پیش ہی نہیں آیا ایک واقعہ کو خود ایوان میں ایڈمٹ کرتے ہیں اور اس کے بعد پریس ریلیز میں آپ کہتے ہیں کہ واقعہ پیش ہی نہیں آیا پھر دوبارہ اس کو آپ اخبارات میں شائع کرنے سے روکتے ہیں اس کے لیے پریس ریلیز جاری کرتے ہیں حقائق کو اسمبلی سے پوشیدہ کرتے ہیں اسمبلی میں پیش نہیں کرتے اب آپ بتائیں اس صورت حال میں کون سی بات حقیقت ہے۔ جناب اسپیکر۔ آپ سے پہلے بھی تین چار اسپیکر گزر چکے ہیں آپ حالات پڑھ چکے ہیں ان حالات میں معزز ایوان میں معزز اراکین غلط بیانی سے کام لیتے ہیں اس کے خلاف تحریک استحقاق آئی ہیں کوئی بھی غلط ب کرتا ہے تو یہ ایک اچھی روایت نہیں ہے ہم ٹریژری بنچز کو چاہیے کہ ہم صحیح حالات اس ایوان کے سامنے لائیں ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے ہم مسائل پ نہیں کرنا چاہتے اخبار کا ایک تراشہ آپ دیکھیں

میر عبدالنبی جمالی (وزیر) ۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب اسپیکر۔ سرور خان نے کہا ہم ٹریژری بنچز۔ ان کو یہ نہیں کہنا چاہیے۔

ڈاکٹر عبدالمالک (وزیر تعلیم) ۔ صورت حال یہ ہے کہ سرور خان صاحب He is not in the treasury benche نے آج کل اخبار زیادہ پڑھنے شروع کر دیئے ہیں پہلے یہ ان کی عادت نہ تھی آج کل وہ ادھر ادھر کے بیانات دیکھ رہے ہیں میرے خیال میں کسی کا بھی استحقاق مجروح نہیں ہوا ہے گورنمنٹ کی پالیسی ٹھیک ہے آپ زیادہ تفصیل میں نہ جائیں آپ اخبارات کے مسئلے پر نہ جائیں۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ ۔ جناب اسپیکر۔ یہ ریلیزز ہیں یہ آپ اپنے ریکارڈ پر لے آئیں پھر اپنی تسلی کر کے بیشک آپ اپنی رولنگ دے دیں آپ کسی آدمی کو بھیجیں یہ پریس ریلیزز

آپ خود پڑھ لیں اور پھر انہیں اس ہاؤس کا حصہ بنائیں

جناب اسپیکر - ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ - اس ہاؤس میں حقائق کو چھپایا جا رہا ہے

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر) - سرور خان صاحب کی باریک بینی کا شکریہ۔ ادا کرتے ہیں وہ اخبار کے نقطے نقطے کو بڑی غور سے پڑھتے ہیں لیکن بیانوں کے درمیان وہ ٹریک ٹھیک نہیں رکھ سکے جہاں تک ریکارڈ کا تعلق ہے اس وقت تک گورنمنٹ کو کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی تھی کہ اس طرح کا کوئی واقعہ ہوا ہے انہوں نے اخبار کا تراشہ پڑھا ہم نے پڑھا اس طرح ہوا ہے ہم نے کہا اگر اس طرح کا واقعہ ہوا تو ضرور ہم تفتیش کریں گے جب تفتیش کی گئی تو معلوم ہوا کہ اس طرح کا کوئی واقعہ ہوا ہی نہیں جس سے لاء اینڈ آرڈر کا تعلق ہو۔ یا اس کو ہم لاء اینڈ آرڈر کے لیے پرابلم سمجھتے ہیں ایک کارواں جا رہا ہے شکار کے لیے ایک دو گاڑیاں راستے میں بھٹک گئیں پھر ان لوگوں سے انکوائری کے بعد معلوم ہوا کہ بابا ہمارے ساتھ کوئی واقعہ نہیں ہوا بلکہ ایک دو گاڑیاں راستہ بھٹک گئی تھیں جو آ گئیں اور گورنمنٹ نے اس کو منسوخ کر دیا واقعہ تو ہوا ہی نہیں ہے یہ واقعہ گورنمنٹ کے نوٹس میں نہیں آیا۔ پتہ نہیں سرور صاحب کیا چاہتے ہیں ان کو آج کل تقریر کا بہت شوق ہے۔ آج کل ٹائم زیادہ ملا ہے لہٰذا ہم ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور ان سے ریکویسٹ request کرتے ہیں۔ ہم آپ کی باریک بینی کا شکریہ ادا کرتے ہیں

مسٹر محمد ایوب بلیدی (وزیر مال) - میرے خیال میں سرور خان صاحب نے تحریک اس لے پیش کی تھی کہ ہم سے متحدہ عرب امارات کے تعلقات پر زد نہ پڑے جب ایسا واقعہ نہیں ہوا ہے ان کی طرف سے تردیدی بیان آ چکا ہے میں سمجھتا ہوں ہمارے اور متحدہ عرب امارات کی تعلقات پر اثر نہیں پڑا میرے خیال میں اب وہ اپنی تحریک التواء پر زور نہ دیں۔ وائنڈ اپ wand up کر لیں۔ واپس کر لیں تو بہتر ہے۔

جناب اسپیکر - یہ تحریک بحث کرنے کے لیے منظور ہوئی ہے زور نہ دینے کے لیے نہیں۔

میر محمد اکرم بلوچ (وزیر) - جناب اسپیکر صاحب- سرور خان صاحب ایک مختصر وقت کے لیے جنگلات کے وزیر بھی رہے ہیں کچھ یاری دوستی ان کی زیادہ ہوگی ۹اب سرور خان نے کہا سب کچھ پریس میں آیا ایک Particular پارٹیکولر مسئلہ پر dicusion ڈسکشن ہے لیکن جنرلی genrally سرور خان نے بحث کو طول دیا میں سمجھتا ہوں لاء اینڈ آرڈر پر سرور خان نے جو کچھ کہا وہ کافی تھا-

مولانا عبدالباری - میرے خیال میں سرور خان کی باتیں حقیقت پر مبنی ہیں یہاں ڈاکٹر صاحب نے فرمایا ہاں یہ واقعہ ہوا ہے کمشنراور ڈی سی تحقیقات پر لگے ہوئے ہیں-

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر) - (پوائنٹ آف آرڈر)- شیخ نے خود تردیدی بیان-

نواب ذوالفقار علی مگسی (قائد ایوان) - آپ بیٹھیں- بیٹھیں-

جناب اسپیکر - قائد ایوان سے گزارش ہے کسی کو اٹھانے یا بٹھانے کا کام میرا ہے-

قائد ایوان - مجھے پتہ ہے آپ کو اختیار ہے میں جانتا ہوں میں پوائنٹ آف آرڈر پر ان کو بٹھا رہا ہوں- میں اس کی وضاحت کر رہا ہوں- اس کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں اس دن سرور خان نے یہاں تحریک التوالائی میں نے کہا گاڑی بر آمد ہوگئی ہے اگر آپ کو یاد ہے جیسا کہ انہوں نے خود وضاحت کی کہ نہ تو ہماری گاڑی چوری ہوئی ہے اور نہ لوٹی گئی ہے جب مالک خود کہہ رہا کہ میری چیز چوری نہیں ہوئی ہے تو ادھر بیٹھ کر ہم کیوں کہتے ہیں کہ کس کی چیز چوری ہوگئی ہے- ہم اس اسمبلی کے اندر کس قسم کی بحث کرا رہے ہیں؟

ملک محمد سرور خان کاکڑ - (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر- بات یہ ہے کہ ڈاکٹر مالک صاحب کہتے ہیں کوئی بات نہیں- بات یہ ہے کہ کوئی بھی شخص تردیدی بیان جاری کروا سکتا ہے اگر یہ تردیدی بیان صحیح ہے تو پھر حکومت کو پریس ریلیز کیوں جاری کرنا پڑ گیا تھا- اگر پریس ریلیز حقیقت پر مبنی ہے تو اسے حکومت کو کیوں واپس لینا پڑا-

قائد ایوان - (پوائنٹ آف آرڈر) اس لیے واپس لینا پڑا جب ان کی وضاحت آگئی کہ

ہماری گاڑی کے ساتھ کوئی ایسا واقعہ پیش ہی نہیں آیا اس لیے ہم کو بیان واپس لینا پڑا

جناب اسپیکر - میرے خیال میں اس مسئلہ پر کافی بحث ہو گئی ہے اور نکتہ اب تک مبہم ہے بہر حال کافی بحث ہو چکی ہے۔ چونکہ اب ایوان کے سامنے مزید کوئی کارروائی نہیں ہے اس لیے اجلاس مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۹۴ء صبح گیارہ بجے صبح تک کے لیے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس بارہ بج کر پینتیس منٹ دوپہر۔ مورخہ ۲۳ جنوری (بروز یکشنبہ) ۱۹۹۴ء کی صبح گیارہ بجے تک کے لیے ملتوی ہو گیا)